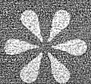
ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
پاکستان

بانی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر اعلیٰ: مولانا عبید اللہ انور

ایڈیٹر: مجاہد الحسینی



بدل اشتراک

سالانہ	۱۸ روپے
ششماہی	۱۰ روپے
سہ ماہی	۵ روپے

قیمت ۴۰ پیسے

جلد نمبر ۱۹ ، شمارہ نمبر ۲۰

۱۲ اکتوبر ، ۱۹۷۳ء
۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

19/20

فرمودات حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ: محمد اجمل

○ قرآن مجید کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کو عبادت سے، رسول کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے راضی رکھو۔

○ دنیا میں سب طمع کے یار ہیں، بے طمع کا یار صرف اللہ ہے جو سب کچھ دیتا ہے مگر کچھ نہیں لیتا۔

○ ماں باپ کو ستانے والوں کو نہ نماز، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ نہ ڈبل حج جہنم سے بچائے گا میں ان کے لیے جہنم کا فتوےٰ دیتا ہوں۔

○ میں تعلیم کا مخالف نہیں ہوں۔ ڈگریاں روٹی کمانے کا ذریعہ ضرور ہیں مگر ذریعہ نجات نہیں۔ تعلیم جدید قرب الٰہی کا ذریعہ نہیں ہے۔

○ اللہ تعالےٰ کو منظور ہو تو تھوڑا رزق بھی بہت بن جاتا ہے۔ اگر برکت نہ ہو تو رزق کے بہتات ہوتے ہوئے بھی ہائے ہائے نہیں جاتی اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔

○ طبیعتوں پر قابو رکھو۔ صبر اور جبر کی عادت ڈالو۔ خدا کو یاد رکھو۔ یہ دنیا فانی ہے۔ اپنے معاملات درست کر لو۔ رزق حلال کما کر کھاؤ۔ فقط سؤر اور کتے ہی حرام نہیں بلکہ دودھ، گوشت اور نمک بھی حرام ہو سکتا ہے۔

○ سب کچھ بننا ہے آسان۔ سب سے مشکل بننا ہے انسان۔ انسان کو بناتا ہے فقط قرآن۔

○ کان کھول کر سن لو اسلامی تعلیم ہی ذریعہ نجات ہے۔ نماز، اذان اور مسجد سے رابطہ پیدا کرو جو اللہ کے گھر آئے گا خالی کبھی نہیں جائے گا۔ جو نہیں آتا اس کو بلا کر بھی نہیں دیا جاتا۔

○ جو قرآن مجید کا اتباع نہیں کرتے وہ آخرت کے لحاظ سے چٹ اندھے ہیں۔

مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور پاکستان

منظوری نمبر ۱۷۵۳۵

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا حافظ عبدالکریم مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس، کلاچی

افطار کس چیز سے کیا جائے

عن انسؓ قال کان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یُفطِر قبل ان یُصَلّی علیٰ رُطَبات فان لم تکن رُطَبات فتُمَیرات فان لم تکن تمیراتٌ حسا حَسَوات من ماءٍ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے تازہ کھجور سے، اگر وہ نہ ملتی تو خشک کھجور سے، وہ بھی موجود نہ ہوتی تو پھر پانی کے چند گھونٹ لے لیتے۔

افطار کی دعا

عن ابن عمر (رضی اللہ عنہ) قال کان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطَرَ قال ذَهَبَ الظَمَأُ وابتَلّتِ العُرُوقُ وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ۔

عن معاذ بن زھرۃ قال ان النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللّٰھمّ لکَ صمتُ وعلی رزقک افطرت۔

فائدہ حضرت ابن عمرؓ نے وہ دعا سنی تو اس کو نقل فرما دیا، حضرت معاذؓ نے یہ دعا سنی تو اس کو نقل فرما دیا۔ اب روزہ دار کو اختیار ہے کہ ان میں جو بھی پڑھ لے اتباع سنت کا انشاء اللہ ثواب پائے گا یا کبھی وہ پڑھ لے کبھی یہ پڑھ لے یا دونوں دعائیں پڑھ لیا کرے۔

بھول کر کھا پی لینا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائمٌ فاکل او شرب فلیتم صومہ فانّما اطعمہ اللہ وسقاہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو بھول گیا (روزہ اسے یاد نہیں رہا) اور اس نے کچھ پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کر لے یہ تو اللہ نے (بطور مہمانی کے) اسے کھلایا اور پلایا ہے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فائدہ نسیان کا یہی حکم ہے۔ یعنی اگر اس نے قصداً کھا پی لیا ہے مگر یہ یاد نہیں رہا کہ مجھے روزہ تھا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر روزہ تو یاد تھا مگر بلا قصد کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلا گیا یا کسی نے زبردستی اس کے پیٹ تک کوئی چیز پہنچا دی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا قضا کرنی پڑے گی البتہ نہ گنہگار ہو گا اور نہ ہی اس پر کفارہ لازم آئے گا۔

قے کر لینا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہٗ القیئُ وھو صائمٌ فلیس علیہ قضاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو قے آگئی روزہ کی حالت میں اس پر قضا نہیں ہے یعنی روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔

فائدہ حکم یہی ہے کہ قے آجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر منہ تک آجانے کے بعد واپس کر دی جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزہ میں مسواک کرنا

عن عامر بن ربیعۃ قال رأیت النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم مالا اُحصی یتسوّک وھو صائمٌ۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے بے شمار دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ رمضان شریف میں ہر نیکی کا اجر ستر گنا ہو جاتا ہے اور مسواک کر کے وضو کیا جائے تو اس نماز کا درجہ بھی ستر گنا بڑھ جاتا ہے اس لیے ارزاں اور بے حد و حساب ثواب کو ہرگز ہاتھ سے نہیں دینا چاہیے اور رمضان المبارک میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ضرور ہی کر لینا چاہیے۔

سرمہ لگانا

عن انس رضی اللہ عنہ قال جاء رجلٌ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکیت عینی أفاکتحلُ وانا صائمٌ قال علیہ نعم۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا حضرت میری آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا روزہ میں میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لگا سکتے ہو۔

فائدہ سر پر تیل لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔ یا بدن کے دوسرے حصے پر مالش کا بھی کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ کانوں میں تیل ڈالا جائے یا ناک کے ذریعہ سونگھ کر اوپر کو چڑھایا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ٹھنڈک کے لیے پانی ڈالنا

عن بعض اصحاب النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رأیتُ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یَصُبُّ علیٰ راسہ الماء وھو صائمٌ من العطش او من الحرّ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج کے مقام پر دیکھا کہ آپ روزہ کی حالت میں گرمی اور پیاس کی وجہ سے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

فائدہ عرج مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے پیاس اور گرمی سے بچنے کے لیے اگر روزہ دار غسل کرے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ کوئی حرج نہیں ہے

عذر شرعی کے بغیر روزہ نہ رکھنا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ من افطر یومًا من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقضِ عنہ صَومُ الدھر کلّہ وان صامہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی نے ایک دن بھی بیماری اور عذر شرعی کے بغیر (رمضان شریف کا) روزہ نہ رکھا تمام عمر کے روزے بھی اس کمی کو پورا نہیں کر سکیں گے اگرچہ وہ شخص ساری عمر روزہ رکھتا رہے

فائدہ اگر روزہ کی نیت کر کے اور روزہ رکھ کر بلا عذر شرعی اس کو توڑ دے گا تو اس پر کفارہ لازم آئے گا یعنی متواتر دو ماہ روزے رکھنے پڑیں گے۔ اگر ایک دن بھی درمیان میں رہ گیا چاہے مرض وغیرہ کی وجہ سے بھی ہو تو بھی دوبارہ از سر نو روزے رکھنے پڑیں گے اس لیے کہ اس نے ماہ مبارک کی بے عزتی کی۔ یاد رکھو! دین اور دین کے شعائر اور علامات کی بے عزتی کرنے سے اللہ تعالےٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ ہزاروں

(باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین

۱۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء
۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

جلد ۱۹ شمارہ ۲۰

مندرجات

- فرمودات حضرت لاہوریؒ
- احادیث الرسولؐ
- اداریہ و شذرات
- خطبہ جمعہ
- مجلس ذکر
- مشاہدات حجاز
- قطعہ تاریخ وفات حضرت لاہوریؒ
- قافلہ حریت کا ایک مرد درویش شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ
- حضرت شیخ التفسیر کا مکتوب گرامیؒ
- اخلاق حسنہ اکل حلال سے پیدا ہوتے ہیں
- قطب زماں حضرت لاہوریؒ
- زینت زنداں (نظم)
- خبریں
- طبی معلومات
- بچوں کا صفحہ۔ اسلامی تعلیمات
- عاقبت اپنی سنوار اے مسلم (نظم)

زیر ادارت
جانشین شیخ التفسیر
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
مجاہد الحسینی

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

جن کی زندگی رضاء الٰہی کے حصول، سنت رسولؐ کی اتباع

اور

تبلیغ و اشاعت قرآن کے لیے وقف تھی

شیخ طریقت اور برصغیر پاک و ہند میں اسلاف کی ایک یادگار شخصیت حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے تھے۔ آج انھیں ہم سے جدا ہوئے دس برس گذر گئے ہیں۔ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی خداوند قدوس کی رضا جوئی، اور اس کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر ہوئی۔ اسلام کی تبلیغ اور درس قرآن حکیم آپ کی زندگی کا بلند و بالا مقصد اور محبوب مشغلہ تھا۔ حتیٰ کہ زندگی کے آخری لمحات اور مرض وفات میں بھی آپ نے درس قرآن حکیم اور نماز باجماعت میں ناغہ نہ کیا۔ آپ کی ذات مرجع خلائق تھی۔ اور دعوت و ارشاد کا طریق اسقدر موثر اور سادہ تھا کہ بندگان خدا کشاں کشاں گرویدہ اور مائل تھے۔ آپ نے تصوف و سلوک کے مرحلے گوشہ گمنامی و تنہائی میں بیٹھ کر نہ گذارے بلکہ اسوۂ رسول اللہؐ کے مطابق میدان جہاد میں بھی جاں نثاری اور ایثار و قربانی کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے شیر دل غازیوں کی طرح سرگرم عمل رہے۔ برصغیر پاک و ہند کی کوئی دینی اور قومی تحریک ایسی نہ تھی جس میں آپ نے نمایاں خدمات انجام نہ دی ہوں۔ مختلف انقلابی تحریکوں میں سرگرمی کا مظاہرہ کرنے کی پاداش میں آپ نے کئی مرتبہ قید و بند کے مصائب برداشت کیے اور پاک و ہند کی عظیم شخصیات حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، شیخ الفقہ مولانا مفتی کفایت اللہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا بقاء اللہ عثمانی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور دیگر حضرات کی رفاقت میں جیل خانوں میں محبوس رہے اور زندگی کے آخری ایام میں مہلک امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود تحریک تحفظ ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسی ناگفتہ بہ حالت میں قید و بند کے مصائب برداشت کیے اور بقول مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کہ "ملتان جیل میں ہم دونوں کو زہر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے حضرت شیخ التفسیرؒ کی حالت غیر ہو گئی اور نازک حالت میں لاہور سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا تھا"

غرضیکہ شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی آرام و آسائش میں نہیں بلکہ حصول مقصد کے لیے سخت ہمت کے مجاہدہ و ریاضت میں گذاری اور اگر سنت رسول اللہؐ کے مطابق ترک وطن کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے افغانستان کو ہجرت کر کے "مہاجر فی سبیل اللہ" کا شرف بھی حاصل کیا۔

اس مرد درویش اور پیکر جہاد شخصیت کا تمام دینی، مذہبی سیاسی اور قومی حلقوں میں بے حد احترام و اکرام موجود تھا کیونکہ اسلامی اخوت و مودت اور دینی عزت و عظمت آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ نے بے شمار بندگان خدا کو تصوف و سلوک کی راہوں سے آشنا کیا اور ان کے دل و دماغ کی تاریکیوں میں اسلام کے صحیح نظریات کی شمع جلائیں۔

فکر و نظر اور عقائد و اعمال کے اعتبار سے آپ اسلام کے سچے پیروکار اور سخت کاربند تھے۔ سیاسی اور فروعی اختلافات کو تو برداشت کر سکتے تھے لیکن اسلام کی سچی اور صحیح صورت کے سوا دوسری کوئی ادنیٰ شکل برداشت کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلک اہلحدیث سے فقہی فروعی اختلاف کو نظر انداز کر کے ہمیشہ نماز عید مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کی امامت میں ادا کیا کرتے تھے نیز بریلوی مکتب فکر کے جو حضرات کسی زمانہ میں آپ کے خلاف کفر کی مہم چلایا کرتے تھے۔ حضرت لاہوری عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر ان کے رہنما مولانا سید ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کی قیادت میں خدمات سرانجام دینے پر فخر کرتے تھے۔ آپ اسلام کے خلاف معمولی حرکت اور ادنیٰ کوشش کو بھی برداشت کرنے کے لیے ہرگز آمادہ نہ تھے چنانچہ اسلام کے نام پر مروجہ غلط رسومات قادیانیت، پرویزیت، خاکساریت اور فتنۂ جدید "مودودیت" کے خلاف انہوں نے جو معرکہ آراء خدمات انجام دی ہیں، محتاج تذکرہ نہیں ہے۔

دوسرے صفحہ پر دیکھیں

ایک نیا اعتراض

کچھ دنوں سے بعض حلقوں کی جانب سے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہما اللہ کا نام لے کر اخبارات و رسائل کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ جماعت اسلامی کے ساتھ تعاون و اشتراک اگر ناجائز ہے اور سیاسی و دینی اعتبار سے یہ اقدام درست نہیں ہے تو ان دو بزرگوں نے کیوں تعاون کیا تھا۔ حالانکہ اس قسم کا پروپیگنڈا کرنے والے صحیح موقف کو غلط انداز میں پیش کر رہے ہیں کیونکہ حقائق و واقعات تو یہ ہیں کہ شیخ التفسیرؒ اور امیر شریعتؒ نے تو اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر اور ایک بلند مقصد کے حصول کے لیے جماعت اسلامی کو ساتھ لے کر چلنے کی دعوت دی اور کوشش کی تھی اور اختلاف فکر و نظر کے باوجود تعاون و اشتراک کے جذبے سے کام لیا تھا۔ لیکن اپنی روایات کے مطابق اس جذبۂ تعاون کا جو حشر جماعت اسلامی نے کیا اور جس طرح اس تعاون و اشتراک کے ہاتھ کو جھٹکا اس جماعت نے دیا اس کا بھی تذکرہ کیا جاتا تو چنداں حرف شکایت زبان پر نہ آتا۔ جماعت اسلامی کا سابقہ کردار لمحہ بھر کے لیے نظر انداز کر دیجئے اور آج کا رخ کردار ملاحظہ فرمایئے کہ علماء اسلام خصوصاً جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس متحدہ محاذ میں شرکت کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور جب ایثار و قربانی کا مرحلہ آیا۔ تو حضرت مولانا عبید اللہ انور نے اپنے اسلاف کی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے قید و بند کے مصائب بھی برداشت کیے۔ مگر روایتی بے وفائی اور تحریک ختم نبوت کی طرح اس محاذ سے عملاً علیحدگی کا جو افسوسناک کردار جماعت اسلامی نے ادا کیا ہے کیا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ذات گرامی کا حوالہ دے کر اور ان کے طرز عمل کو مثالی قرار دے کر جماعت اسلامی کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے والے حضرات جماعت اسلامی کی اس افسوسناک روش پر بھی گرفت کرنے کو تیار ہیں۔ عدل و انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس طرح وہ ان بزرگوں کے اندازِ عمل اور طریق کار کو جماعت اسلامی کی تشہیر کا ذریعہ بناتے ہیں وہ حضرت شیخ التفسیرؒ اور حضرت امیر شریعتؒ کے طریق کار اور مختلف جماعتوں کے ساتھ ان کے جذبۂ تعاون و اشتراک کے تذکرے، ان شخصیات، اور ان کے جانشینوں کی اعلیٰ کارکردگی اور ان کے صحیح موقف کی تائید و حمایت کے لیے بھی اپنا زور قلم صرف کریں۔

کیونکہ ہم علی وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں اور ہمارے اسلاف اور ہمارے ان شیوخ نے جن باتوں اور جن امور کی نشاندہی کی تھی ان کی فراست مومن کے آج بھی مشاہدے کیے جا سکتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح اسلامی موقف و مسلک کو آج بھی اگر مشعل راہ بنا لیا جائے۔ اور رضاء الٰہی کے حصول اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جو مقدس زندگی آپ نے گزاری تھی اس کے مطابق عمل اختیار کر لیا جائے تو آج بھی ہماری مشکلات دور اور ہماری پریشانیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اسلاف و شیوخ کے مقدس مشن کی تکمیل کے بے انداز مواقع فراہم کرے اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مجاہد الحسینی

۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء

● ربوہ کے عوام کو ان مظالم سے بچایئے!

ربوہ ــــ کہنے کو تو ضلع جھنگ کا ایک قصبہ اور پاکستان ہی کا ایک معمولی علاقہ ہے۔ لیکن عملی طور سے وہاں پر مرزائی جماعت کا قبضہ اور قادیانیوں کے امیر یا سربراہ کی حکمرانی ہے۔ اس قصبے میں قادیانیوں کی اجارہ داری ہے۔ اور یہ واحد بستی ایسی ہے جسے عقائد و نظریات کے مطابق آباد کیا گیا ہے اور قادیانیوں کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو وہاں پر رہائش اختیار کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ بایں ہمہ وہاں پر قادیانی جماعت اپنے ہی جماعتی لوگوں کا جو حشر کر رہی ہے قادیانیوں کا امیر اور سربراہ اپنے ہی مریدوں کے ساتھ جو سلوک کرتا رہا اور اب تک کر رہا ہے وہ نہایت تلخ داستان ہے تفصیلات کے لیے تو اسی جماعت کے امیر مرزا بشیر الدین محمود آنجہانی کے ستائے ہوئے لوگوں کی شائع کردہ کتاب "تاریخ محمودیت" مظہر ملتانی کا مطالعہ فرمایئے اور موجودہ سربراہِ جماعت کی حکمرانی اور قبضہ و اختیار میں ربوہ کے عوام کس نوعیت کی تلخ زندگی گزار رہے ہیں اور وہاں کے عوام پر کس طرح عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے اس کے لیے معاصر امروز لاہور مورخہ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں شائع شدہ ایک مراسلہ ملاحظہ فرمایئے۔

ربوہ کے ڈپو کے عنوان سے ۲۶ افراد کے دستخطوں سے جو مراسلہ شائع ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے۔

مکرمی تسلیم ـــ گذشتہ دنوں امروز کی ایڈیٹر کی ڈاک میں ایک مراسلہ بعنوان "ربوہ کے ڈپو ہولڈر" شائع ہوا تھا اس کے شائع ہونے سے یہ امید لگ گئی تھی کہ اب شاید ہم کو کھلے دل سے آٹا اور گھی ڈپو سے ملے گا مگر چند دنوں بعد ربوہ کے کچھ بااثر لوگوں نے اس خط کی تردید کی اور اس کی تردید کو ایک مقامی اخبار میں بھی شائع کرایا۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ڈپوؤں کی حالت بالکل اسی طرح ہے۔ ربوہ کے سارے شہر کے لیے صرف چار عدد ڈپو ہیں جن میں ایک ڈپو ہولڈر کو گھی کا ڈیلر بھی مقرر کیا گیا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ دکان میں گھی پڑا ہوتا ہے اور گھی مانگنے پر انکار کر دیتا ہے اگر کہا جائے کہ گھی کے ڈبے تو سامنے پڑے ہیں تم کیوں نہیں دیتے تو وہ لوگوں کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتا ہے اور کہتا ہے کہ جاؤ میری رپورٹ کر دو افسوس ہے کہ جب ہم رپورٹ کرتے ہیں تو کوئی کارروائی نہیں ہوتی اسی طرح گندم کا حال ہے جب گندم لینے کے لیے ڈپوؤں پر جائیں تو کہتے ہیں کہ محلہ کے صدر سے لکھوا کر لاؤ تب گندم ملے گی۔ مگر محلہ کے صدر وہ غریبوں کو بالکل کوئی چٹ جاری نہیں کرتے بلکہ ان کی جگہ ان کی نظر میں "مستحق" بہت ہی بااثر آدمی ہیں ان کو بوریوں کے حساب سے گندم مل جاتی ہے۔ ہماری استدعا ہے کہ ڈپوؤں کی حالت بہتر بنائی جائے۔ نیز گھی کی تقسیم ایک ماہ میں صرف ایک دفعہ نہ کی جائے۔

باقی کوٹہ ربوہ کے بااثر گھروں میں خود بخود پہنچ جاتا ہے۔ یا پھر بلیک مارکیٹ میں آٹھ روپے فی سیر کے حساب سے فروخت کر دیا جاتا ہے اور چینی بھی چھ روپے فی سیر کے حساب سے کھلے بندوں ڈپوؤں سے ہر شخص خرید سکتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ جب اخبار میں اپنا حق مانگنے کے لیے آواز اٹھائی جاتی ہے تو ربوہ کے مولوی حضرات حق مانگنے والوں کو منافق کا درجہ دے دیتے ہیں۔ براہ مہربانی حکومت کے نمائندوں سے التماس ہے کہ اس دھاندلی کو ختم کرایا جائے اور ہمارا حق ہم کو دیا جائے (ربوہ ـــ ۲۶ افراد کے دستخط)

(امروز لاہور ـــــ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

ہم ارباب اختیار سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کیا ربوہ پاکستان کی موجودہ حکومت کے قبضہ و تصرف میں نہیں ہے؟ "یقیناً موجود ہے" تو حکومت کو چاہیئے کہ جس طرح اس نے اس ملک کی زرعی، صنعتی اور انتظامی اجارہ داریاں ختم کر کے "عوامی راج" قائم کیا ہے اسی طرح ربوہ کو مذہبی آمروں اور "جماعتی فسطائیوں" سے بھی نجات دلا کر عوامی راج قائم کریں اور اس بستی میں فکر و نظر کی اساس پر نہیں بلکہ پاکستان کے شہری کی بنیاد پر ہر شخص کو وہاں پر رہائش اختیار کرنے کی اجازت دی جائے اور وہاں کے ڈپو ـــ عوامی نمائندوں کے حوالے کیے جائیں تاکہ ربوہ کے عوام کسی اجارہ دار کے مظالم کا شکار نہ ہو سکیں۔

خطبۂ جمعہ

۲۸ ستمبر ۱۹۷۳ء

مرتب: عبدالرشید انصاری

رمضان المبارک کی عظیم الشان دو برکتیں

قرآن مجید اور روزے

ان دونوں برکات کے ادب و احترام کے تقاضے پورے نہ کرنا عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی: اما بعد:—
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم؛
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (بقرہ ع ۲۳)

ترجمہ: رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ (تعالیٰ) کی بڑائی بیان کرو۔ اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی شکر کرو۔

رمضان المبارک کی پہلی برکت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

اس مبارک مہینہ میں قرآن مجید کا آسمان سے نزول شروع ہوا یہ تمام دنیا کے بسنے والوں کے لیے ضابطۂ حیات ہے اور اس میں امور خانہ داری سے لے کر جہانبانی و نظمِ سلطنت تک کے لیے قوانین موجود ہیں۔

قرآن مجید هُدًى لِّلنَّاسِ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل و اکمل کتاب ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت ہے۔ قرآن کریم ہر انسان کو فلاحِ دارین کا سیدھا راستہ دکھاتا ہے کوئی بھی شخص جو صدقِ دل سے اس کتاب مقدس پر عمل کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى قرآنی احکام غیر مبہم اور واضح ترین ہیں۔ ہر صاحبِ شعور اور عقلمند انسان بآسانی اللہ تعالیٰ کی کلام پاک کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔

قرآن مجید حق اور باطل کو بالکل جدا جدا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مشرک لوگ غیر اللہ کو یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا معبود اور مشکل کشا مانتے، ان کی پرستش کرتے اور اپنی جملہ حاجات و ضروریات میں انہی کو پکارا کرتے تھے۔ جس طرح کہ آج کل دین کی تعلیمات سے تہی دامن اور قرآن مجید سے ناواقف مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں ارشاد فرمایا۔
اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ○ بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔

روزہ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

رمضان المبارک کی دوسری بڑی برکت روزہ ہے جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں اپنے گھر میں تندرست موجود ہو اس پر روزے رکھنے ضروری اور فرض ہیں۔ اور جو شخص بیمار ہو یا اپنے شہر اور گاؤں سے اڑتالیس میل سے زائد مسافت کے سفر پر ہو اسے بیماری اور سفر کے دنوں میں روزہ نہ رکھنے اور ان دونوں کی رمضان کے بعد قضا کر لینے کی اجازت ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے سہولت رکھی گئی ہے۔

صبح صادق کے طلوع سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ رکھا جاتا ہے۔ اس مدت کے اندر کھانا پینا، مباشرت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص ان کو توڑے گا اور ان کا لحاظ نہ رکھے گا وہ مجرم قرار پائے گا۔

روزہ اس لیے فرض قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان متقی بن جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تمہیں "تقویٰ" جیسی عظیم نعمت حاصل ہو جائے۔ متقی کون ہے؟ اور "تقویٰ" کن امور اور کن چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن کے پا لینے سے انسان متقی بن جاتا ہے۔ اس سوال کا جواب قرآن کریم کے پہلے پارہ میں سورہ بقرہ کی پہلی آیات میں موجود ہے "متقین" کی تعریف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔
اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○

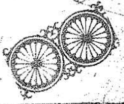
ترجمہ: (متقی) جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔

یہ ہیں وہ اوصاف جن کے پائے جانے سے انسان متقی بنتا ہے اور روزہ انسان کو متقی بناتا ہے گویا کہ روزہ ان تمام صفات کا انسان کو مظہر بنا دینا چاہتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ عقائد و اعمال ہیں جو انسان کو مومن بناتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی اگر کوئی منکر ہے تو وہ مسلمان اور مومن نہیں ہے۔ مومن اور مسلمان کی یہ تعریف قرآن مجید کی نصِ قطعی اور نصِ صریح سے ثابت ہے اور جو شخص روزے کی اصل حقیقت اور اصل روح کو پا لیتا ہے یعنی اپنی زندگی میں روزے کے تقاضوں کے مطابق انقلاب لے آتا ہے اور اس کے عقائد و اعمال ان آیات مقدسہ کا عملی نمونہ بن جاتے ہیں تو اس کے لیے قرآن کریم راہِ ہدایت پر گامزن ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے اور اسے فلاح و کامرانی کی مسرت بھری نوید سناتا ہے
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی لوگ اپنے رب کے راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔

رمضان المبارک کی یہ دونوں برکات قرآن مجید اور روزے مسلمانوں کا سرمایۂ ایمان ہیں۔ اس لیے

ہمیں ان دونوں برکات سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے ادب و احترام کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہیے۔ کس قدر افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ریڈیو پر یا مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اور فضول اور گندی گفتگو بھی جاری رہتی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی بجائے اُس سے اس قدر بے اعتنائی اور بے توجہی جو قرآن پاک کی توہین کے مترادف ہے قہر الٰہی کو دعوت دیتی ہے۔ اسی رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو روزے کے وقت میں ہوٹل عام کھلے رہتے ہیں کلبوں اور شراب خانوں کی رونقوں میں کبھی کمی نہیں ہوتی۔ روزہ داروں کے سامنے لوگ کھلے عام سگریٹ نوشی کرتے اور ان کے سامنے کھاتے پیتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ روزے کی اس طرح بے حرمتی اور توہین کوئی سچا اور صحیح مسلمان کبھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے نازل کردہ احکام اس لیے ہیں کہ مسلمان ان پر عمل کریں یہ کسی آسمانی مخلوق کے لیے نہیں ہیں یہ احکام ہمارے لیے بھیجے گئے ہیں۔ لیکن آج احکام الٰہی اور اسوۂ نبیؐ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے بے شمار اور خوفناک پریشانیاں اور مصیبتیں روز بروز سامنے آ رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری لغزشوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ ہمیں اپنے اعمال و کردار میں اسلامی تعلیمات کے مطابق تبدیلی پیدا کر لینی چاہیے بہتری اور بھلائی اسی میں ہے۔ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔



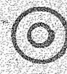


۲۷ر ستمبر ۱۹۷۳ء

مرتبہ

عبدالرشید انصاری

رمضان المبارک



روحانی ارتقاء کا مہینہ

اس مقدس مہینہ میں شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں!

جانشینِ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کا خطاب

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہا شکر ہے کہ امسال بھی ہمیں رمضان المبارک جیسے مقدس ترین مہینہ کی برکات و فیوض سے مستفید ہونے کا موقعہ عطا فرمایا گیا ہے۔ ہفتہ یا اتوار کے روز سے اس مبارک مہینہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہماری بخشش و مغفرت کے لیے بے شمار مواقع عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ترین موقع ماہ رمضان المبارک ہے۔

آج شعبان المعظم کی آخری جمعرات ہے۔ یہ مجالس ذکر جو ہر جمعرات کو اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے پاک نام کے ذکر اور اللہ تعالےٰ کی یاد کے لیے منعقد ہوتی ہے رمضان شریف میں نہیں ہوا کریں گی۔ رمضان المبارک میں روزہ کی وجہ سے انسان کے جملہ معمولات میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ حفاظ کرام جو مجلس ذکر میں آ کر شریک ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ہاں نماز تراویح پڑھانا ہوتی ہے اور پھر جنہیں اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہے۔ ان بعض حضرات نے ایک ہی جگہ نماز تراویح میں پورا قرآن مجید سننا ہوتا ہے۔ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں اور دور افتادہ علاقوں سے آنے والے ذاکرین کو روزے کے ساتھ سفر کی صعوبت اٹھانا پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ روزہ افطار کر کے نماز مغرب کے بعد کھانا تناول کرنا اور نماز تراویح کی تیاری ایسے امور ہیں جن کی وجہ سے رمضان میں مجلس ذکر منعقد نہیں ہوتی حضرتؒ کے رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی معمول تھا۔ لیکن یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکرِ الٰہی اور صدقات و خیرات کرنی چاہیے

حدیث میں آتا ہے۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ چنانچہ حالتِ نوم میں بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مقدس سے ذکرِ الٰہی جاری رہتا تھا۔ اس لیے شب و روز اور شام و سحر اللہ تعالیٰ کی جتنی یاد ہو سکے کم ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ہماری زندگیوں کا ایک لمحہ اور ایک سانس بھی یادِ الٰہی سے غفلت میں نہ گزرے۔ بزرگ فرماتے ہیں "جو دَم غافل سو دَم کافر" یعنی جو لمحہ اور جو سانس اللہ العالمین کی یاد کی بجائے کسی اور کی یاد میں اللہ تعالےٰ کی رضا کے خلاف گزرا وہ لمحہ اور وہ سانس غفلت کی حالت میں گزرا ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمہ وقت اپنی یاد میں مشغول رہنے اور اپنے پاک نام کا ذکر کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے اور شیطان و نفس امارہ کے شر سے اپنی پناہ میں محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

رمضان المبارک روحانی ارتقاء کا مہینہ ہے۔ سفلی قوتوں اور رذیل جذبات پر قابو پانے کے لیے اللہ تعالےٰ نے ہمیں صیام و قیام جیسے ہتھیار سے مسلح کر دیا ہے۔ روزے سے انسان میں یہ صلاحیت پیدا کرنا مقصود ہے کہ وہ برائیاں جن کے نہ ہونے سے آدمی کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اور نہ اسے کوئی تکلیف ہوتی ہے ان سے تو بہرنوع اجتناب و پرہیز ہی کرنا ہے۔ لیکن وہ امور جن کا کرنا آدمی کے لیے ضروری اور جائز ہی نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب بھی ہے ان سے بھی جب حکم الٰہی ہو تو آدمی فوراً دست کش ہو جائے اور ان کے قریب بھی نہ جائے۔ اس طرح اصلاحِ نفس ہو گی۔ نیکی کے لیے مستعدی اور اولوالعزمی نیز برائیوں سے دامن پاک رکھنے کی منزل ملے گی۔

حدیث میں آتا ہے۔ رمضان المبارک میں شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ نیکی کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس بابرکت موقعہ سے ہم گنہگاروں کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ پھر نامعلوم آئندہ سال یہ موقعہ نصیب ہو یا نہ ہو ہم میں سے کتنے ہی افراد جو گزشتہ سال آج کے دن ہمارے ساتھ اس دنیا میں زندگی کی گہما گہمی میں شریک تھے آج یہاں موجود نہیں ہیں موت نے ان کو ہم سے دنیا کی پوری زندگی کے لیے جدا کر دیا ہے۔ اب وہ کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ ہم نے بھی بہرحال اپنے زندگی کے دن پورے کر کے چلے جانا

سجی ہے انجمن درد و سوز و ناز و نیاز
جو دیکھتے ہیں اسے یہ مرتب مشاہداتِ حجاز

مشاہداتِ حجاز

قسط نمبر

مجاہد الحسینی



سعودی عرب کے ماہرین تعلیم کی پاکستان اور ملتِ اسلامیہ سے شیفتگی و محبت

مدینہ منورہ کے لیے روانگی کا مسعود و بابرکت مرحلہ

البدر ——— معرکہ حق و باطل کا فیصلہ کن تاریخی مقام

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی اور مدرسۃ الثغر کے معائنے سے فراغت پا کر راقم الحروف نے دونوں تعلیمی مراکز کے سربراہوں سے تحریری پیغامات لیے جن میں ان حضرات نے پاکستان اور اس کے مسلم باشندوں کے لیے بے پناہ الفت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات لکھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں جس نے پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے ملاقات کا موقع عطا کیا اور مسلم بھائیوں سے یہ ملاقات اس امر کی دلیل ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان طویل فاصلے اور بُعد مسافت کے باوجود باہمی اخوت و محبت کے مضبوط رشتے قائم ہیں کیونکہ دینِ حنیف اسلام نے ہی سب کو ایک مقام پر جمع کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ بہرنوع ان حضرات نے اپنے تحریری پیغامات میں لکھا ہم امید رکھتے ہیں کہ اس طرح کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ تاکہ اسلامی بھائیوں کے مابین الفت و محبت کا سلسلہ دراز ہو۔ نیز ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ پاکستانی بھائیوں کی نصرت و امداد فرمائے، ان کو اپنے دشمنوں پر غلبہ و تسلط عطا کرے۔ اور جو علاقے ان سے چھن چکے ہیں وہ انہیں واپس دلا دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان کی امداد پر قادر ہے۔

● مدینہ منورہ کو روانگی کی سعادت

۲۴ جنوری بروز جمعہ وہ مبارک اور مسعود لمحہ آ گیا جب ہمیں خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر اور آپ کے روضہ اطہر کی زیارت کا شرف و اعزاز حاصل ہو رہا تھا۔ نماز فجر کے بعد صلوٰۃ و السلام کا ورد کرتے ہوئے ہم تین کاروں میں جدہ سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔ حکومت سعودیہ کی وزارۃ اعلام کے نمائندے جناب حسین عاشور اور الہذ الحمروش ہماری رہنمائی کے فرائض انجام دینے کے لیے ساتھ تھے۔

مدینہ منورہ کو جانے والی نئی سڑک صاف، ستھری اور بالکل ہموار ہے راستے میں موزوں مقامات پر ٹیلیفون کی سہولتیں، قہوہ خانے، شفاخانے بھی موجود ہیں۔ جدہ سے مدینہ منورہ تک جدید طرز کی دو طرفہ سڑک پر کوئی ایک مقام بھی ایسا نہیں آتا ہے کہ ڈرائیور کو راہ کی خرابی کے باعث بریک پر پاؤں رکھنے کی نوبت آئے بالکل ریل کی پٹڑی کی طرح ہموار ——— ! کیوں نہ ہو جس محسنِ انسانیت نے دنیاوی زندگی سے آخرت کے سفر کو آسان بنا دیا اس ذاتِ اقدس کے اپنے شہر کو جانے والا راستہ بھی ہر قسم کی کلفتوں اور صعوبتوں سے پاک صاف اور اس کا دامن الجھنوں اور پریشانیوں سے کیوں نہ محفوظ ہو۔ اس راہ کی کیفیات ہی الگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد و بشر کو مدینہ طیبہ کے پرکیف نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے بار بار خوش بخت مواقع نصیب فرمائے۔ آمین۔

بہرکیف ——— جدہ سے روانہ ہوئے تو سعودی فضائیہ کی ایئرپورٹ اور سیمنٹ کے کارخانے سے گزرتے ہوئے پہلے ریگستانی علاقہ آیا۔ پھر آگے چل کر بے آب و گیاہ چند پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہماری گاڑیاں پوری تیز رفتاری کے ساتھ مسافت کے مرحلے طے کر رہی تھیں اور ہم القلیبۃ کے مقام پر آئے تو سڑک پر سے دوسری سڑک گزارنے کے لیے ایک پل کے نیچے سے گزرے۔ یہاں سے ایک سڑک مکہ معظمہ کو بھی جاتی ہے پھر آگے چل کر "المنتزہ" کے مقام پر واقع قہوہ خانے میں ذرا ستائے پھر رابغ جو اور "مستورہ" کے مقامات سے گزر ہوا۔ یہ علاقے نسبتاً آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

انه لمن دواعي سرورنا واغتباطنا ان نتم مثل
اللقاءات بيننا وبين اخواننا المسلمين في الباكستان
البلد المسلم الشقيق وهذه اللقاءات ان
دلت على شيء فانما تدل على انه مهما بعدت
المسافات او البلدان فانه يجمعنا الدين الاسلامي
الحنيف وقال تعالى (وجعلناكم شعوبا وقبائل
لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم)
واننا لنرجو ان نحظى بمثل هذه اللقاءات
في الباكستان فرصة. ونختم ما أسأل
الله العلي القدير أن ينصر إخواننا
في الباكستان على اعدائهم وذلك لاستعادة
ما سلب منهم وان الله على نصرهم لقدير.

والسلام
فؤاد ابراهيم

بیر بدر (بدر کا کنواں) یہ مسجد عریش کے بالکل قریب ہے

مسجد عریش کے قریب ایک ٹیلا

ہیں۔ پہاڑوں کے دامن کی وادیاں خوب سرسبز و شاداب۔

• معرکۂ حق و باطل کا فیصلہ کن مقام "البدر"

پہاڑی سلسلے سے گزرتے ہوئے ایک وادی میں برلب سڑک بستی دکھائی دی تو ہمارے مرافق (گائیڈ) جناب حسین عاشور نے بتایا یہ ہے مقام بدر ــــ۔ اس مقدس مقام کا نام سنتے ہی سب نے بیتابی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گاڑیاں روکنے کا اشارہ کیا چنانچہ ہم چشمۂ البدر اور مسجد العریش سے ہوتے ہوتے ٹھیک اس مقام پر پہنچے جہاں کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل تین سو تیرہ جاں نثار صحابۂ کرام کی رفاقت میں کفار و مشرکین عرب کے ساتھ فیصلہ کن جہاد کیا تھا۔

جناب حسین عاشور اور انور المحروس ہمیں شہدائے بدر کے مزارات پر لے گئے۔ فاتحہ اور دعا کے بعد حسین عاشور نے نہایت موثر اور ایمان افروز انداز میں غزوۂ بدر کی پوری تفصیلات بتائیں کہ عملی طور سے جنگ کا نقشہ کیا تھا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ کرام کی معمولی فوج کے ساتھ کس مقام پر تھے ــــ کفار و مشرکین عرب کی بہت بڑی فوج نے اس پہاڑ کی جانب سے حملہ کیا تھا۔ کفار کی تجربہ کار ماہر اور اس دور کے جدید ترین مہلک ہتھیاروں سے لیس فوج کے مقابلے میں فرزندان اسلام کی مادی اعتبار سے بے مائیگی اور تہی دامنی جنگی نقطۂ نگاہ سے ماہر فوجی افراد کی قلت ہی نہیں بلکہ عدم وجود وغیرہ حقائق کی روشنی میں جب معرکہ کارزار کا مشاہدہ کیا گیا تو عقل دنگ رہ گئی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد کا جہاں پر عملی مظاہرہ ہوا تھا اور پاکباز انسانوں نے اپنی آنکھوں سے جس مقام پر فرشتوں کی امدادی جماعت کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھا تھا۔ آج ہماری خوش نصیبی کی انتہا تھی کہ اپنی آنکھوں سے ہم اس کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اس مقام مقدس پر جہاں ستر شہدائے بدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایک ہی مقام پر مدفون ہیں۔ ہم نے خداوند قدوس کے ان محبوب اور برگزیدہ بندوں کا واسطہ دیکر خدا کے حضور اپنے لیے، مملکت اسلامیہ پاکستان اور اس کے باشندوں کے لیے اور پوری دنیائے اسلام کی حفاظت، عظمت اور سربلندی کے لیے دعا کی۔

جناب حسین عاشور نے دعا کے بعد ایک اونچے ٹیلے پر کھڑے ہوکر ان تفصیلات سے آگاہ کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مختصر جماعت کے ساتھ کس مقام پر تھے اور کفار کا پڑاؤ کدھر تھا۔ آج بھی شہدائے بدر کے مزارات جس طرف واقع ہیں باد صبا کے جھونکوں کا رخ بھی ادھر کو ہے اور اس طرف واقع پہاڑیاں ہلکی ہلکی سفید ریت سے چمک رہی ہیں۔ واپسی پر مسجد العریش میں نوافل ادا کیے۔

• مسجد عریش یہ مسجد اس جگہ پر تعمیر کی گئی ہے جہاں جنگ کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ مبارک تھا

مکہ و مدینہ پر یہودیوں کی ناپاک نظریں،

معاصر نوائے وقت ۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء سے ــ پہلا تبصرہ ــ

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ہمارے آقا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نسل سے تعلق رکھنے والے یوگنڈا کے صدر عدی امین نے عرب اور مسلم ممالک کے سربراہوں کے نام ایک پیغام میں انہیں خبردار کیا ہے کہ اسرائیل نے مسلمانوں کے مقامات مقدسہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے اور یہودی کعبۃ اللہ اور روضۂ رسول کو گرانے کی ناپاک جسارت کریں گے۔

یہودیوں نے بیت المقدس ــ مسلمانوں کے قبلہ اول پر جس طرح قبضہ کیا ہے اس کے بعد قبلۂ ثانی اور روضۂ رسول کے بارے میں ان کے عزائم بد کے سلسلے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔

اس ضمن میں ان کالموں میں ہم مسلمانان عالم کو عرصہ دراز سے خبردار کرتے آرہے ہیں لیکن اب یہی بات ایک مسلمان سربراہ مملکت کے منہ سے نکلی ہے اور یہ سعادت عدی امین کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنے ساتھی اور بھائی مسلمان سربراہان مملکت کو آنے والے خطرے سے آگاہ و متنبہ کریں۔ یہودی خیبر کی شکست کو چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی نہیں بھولے اور آتش انتقام ان کے سینوں میں بھڑک رہی ہے اس جنگ کی تیاری سنیوں ہی نہیں شیعان علی کو بھی کرنی چاہیے کیونکہ یہودیوں نے نسل بعد نسل فاتح خیبر کو معاف نہیں کیا کہ حیدر کرار ان کے قلعہ خیبر کا دروازہ ہی اکھاڑ لائے تھے ــــ نوائے وقت کے شمارہ الوداع میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ امریکہ و برطانیہ اور روس کے خود کاشتہ پودے اور مشرق وسطےٰ کے سینے کے ناسور اسرائیل کے یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں کا پاکستان کے دو ٹکڑے کرنے اور نام نہاد بنگلہ دیش میں اپنے سوشلسٹ کمیونسٹ اور سرمایہ دار سرپرستوں کی سرپرستی میں کیا رول تھا، یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے کہ اسلام اور مسلمان دشمنی میں امریکہ، روس، برطانیہ، اسرائیل اور بھارت میں سے کون سب سے آگے ہے؟ بہرحال ان کی اسلام

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

قطعة تاريخية لرحلة الشيخ الاجل مولانا احمد علي رحمه الله تعالى

(حضرت مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی)

كَانَ فِي لَاهُورَ شَيْخٌ مَاجِدٌ — فَاضِلٌ فِي الْعِلْمِ عَالٍ فِي الْعَمَلِ
لاہور میں ایک شیخ تھے بزرگ — علوم دین میں فاضل اعمال میں بلند پایہ

اَلْأَلْمَعِيُّ اللَّوْذَعِيُّ بَارِعٌ — مُتَّقٍ تَقْوَاهُ فِي ذُرْوَى الْقُلَلِ
زیرک ذہین فائق — وہ متقی کہ ان کا تقویٰ بلندی میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر تھا

مُهْتَدٍ هَادٍ عَزِيزٌ فَضْلُهُ — آخِذُ الْأَيْدِي لِأَصْحَابِ الزَّلَلِ
راہ شناس راہ نما بڑے فضل والے — لغزش والوں کے خاص دستگیر

مُفَضَّلٌ أَحْمَدُ عَلِيُّ الْمُرْتَضَى — قَدْ كَسَى الْأَحْبَابَ بِالتَّقْوَى الْحُلَلَ
بڑے فاضل مولانا احمد علی قدرت کے منتخب — جنہوں نے تعلق والوں کو تقویٰ کے حلے پہنا دیئے

شَابَ سِنًّا صُورَةً لَكِنَّهُ — عِنْدَ إِبْطَالِ الْخَنَى كَهْلٌ بَطَلٌ
عمر میں صورت میں تو بوڑھے تھے لیکن — بدیوں کو باطل کرنے کے وقت بہادر پہلوان تھے

هَاتِكُ الْأَسْتَارِ عَنْ كَيْدِ الْعِدَى — قَامِعُ الْبِدْعَاتِ قَلَّاعُ الدَّجَلِ
مخالفین کی مکاریوں کے پردے چاک کرنے والے — بدعتوں کا قلع قمع کرنے والے اور دجل وفریب کی جڑیں اکھاڑنے والے

كَانَ مِنْ خُدَّامِ دِينِ اللّٰهِ إِذْ — مَالَ نَاسٌ نَحْوَ لَاتٍ أَوْ هُبَلَ
آپ ایسے وقت دین کے خادموں میں تھے جب — لوگ لات و ہبل کی طرف (یعنی شرک پر) مائل تھے

مَنْ أَتَى فِي دَرْسِهِ نَالَ الْهُدَى — وَانْجَلَى الْوَسْوَاسُ وَانْسَدَّ الْخَلَلُ
جو آپ کے درس میں شامل ہوتا ہدایت پا لیتا تھا — شبہات دور ہو جاتے اور ہر خلل ختم ہو جاتا

عَمَّ شُبَّانًا وَشِيبًا فَيْضُهُ — كُلُّ إِشْكَالٍ لَهُمْ مِنْهُ اضْمَحَلَّ
آپ کا فیض جوانوں اور بوڑھوں کو عام تھا — ان کا ہر اشکال درس سے مٹ جاتا تھا

يَوْمُهُ عِلْمٌ وَذِكْرٌ دَائِمًا — لَيْلُهُ فِي الشُّغْلِ بِاللّٰهِ اشْتَغَلَ
آپ کا دن تو علم اور مسلسل ذکر تھا — اور رات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغولی میں صرف تھی

قَلْبُهُ التَّنُّورُ مِنْ نَارِ الْجَوَى — كَانَتِ الْأَلْفَاظُ مِنْهَا كَالشُّعَلِ
آپ کا دل عشق الٰہی کی آگ سے تندور تھا — اسی کی وجہ سے آپ کے الفاظ شعلوں کی طرح اثر والے تھے

جَازِهِ يَا رَبِّ عَنَّا خَيْرَ مَا — جُوزِيَ الْأَبْرَارُ فِي أَعْلَى الْمَحَلِّ
پروردگار ہماری طرف سے ان کو وہ بہترین جزائیں دیجئے — جو نیک لوگوں کو اعلیٰ مرتبوں میں دیجاتی ہیں

رَاحَ فِي رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ لَهُ — وَإِلَى رَبِّي تَعَالَى الْمُرْتَحَلُ
آپ تو اللہ کی رحمت اور چمن میں پہنچ گئے — اور میرے پروردگار کی طرف ہی سب کا سفر ہے

قَالَتِ الْأَحْبَابُ فَيْضٌ فَائِتٌ — قُلْتُ بِالرَّوْحِ وَبِالرِّضْوَانِ حَلَّ
دوستوں نے کہا کہ بڑا فیض فوت ہو رہا ہے — میں نے عرض کیا مگر وہ تو رحمت اور رضائے الٰہی میں نازل ہو گئے

آبَ جَاءٍ بَادَ زُهْدٌ كَامِلٌ — آهِ شَيْخٌ زَاهِدٌ حَبْرٌ رَحَلَ
آنے والے واپس ہو گئے زہد کامل رخصت ہو گیا — آہ ایک بزرگ زاہد فاضل سفر کر گیا

قافلۂ حریت کا ایک مردِ درویش

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جن کی پوری زندگی

درسِ قرآنِ حکیم اور انگریزی استعمار کے خلاف جہاد میں گزری

مولانا ابوسعید عبدالعزیز قادری

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ صدر محترم! معزز حاضرین و حاضرات! یہ بات ظاہر ہے کہ آج کا یہ اجتماع حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ صدر جلسہ خود اپنے عظیم باپ کی اور حضرات علماء و متوسلین حضرت موصوفؒ کی تاریخ پیدائش اور بچپن و جوانی اور آپ کے حصول علم و عرفان اور پنجاب و ہند اور بیرون ملک میں جو آپ نے علم و عرفان کے موتی لٹائے ہیں آپ حضرات مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

اس کمترین خلائق نے تو صرف چند دفعہ حضرت مرحومؒ کی زیارت کی اور کچھ پڑھا اور جس نتیجہ پر پہنچا وہ اس وقت مختصر وقت میں اور مختصر الفاظ میں پیش خدمت کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

حضرات! ماضی کی تاریخ کے کچھ اوراق الٹنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ برصغیر پاک و ہند پر آٹھ سو سال تک اسلامی عظمت کا پھریرا لہراتا رہا۔ جسے کلیۃً یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اسلامی حکومتیں خلافت راشدہ کی طرز کی حکومتیں تھیں۔ لیکن انہیں یہ فتویٰ بھی نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ حکومتیں اسلامی حکومتیں نہ تھیں۔ بلاشبہ ان میں بڑی بڑی جلیل القدر ہستیاں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے خلافت علی منہاج النبوۃ اور صحیح اسلامی نظریات و عقائد کے خطوط پر اپنی اپنی حکومتوں کو چلانے کی سعی بلیغ کی اور انہوں نے اقتصادیات و معاشیات میں، عدل و انصاف میں، علوم و فنون میں قابل رشک ارتقائی منازل طے کیں۔ اس پچاس کروڑ آبادی کے ملک میں اگر پانچ ہزار اور دس ہزار تنخواہ پانے والے لوگ بھی موجود ہوں اور ایک روپے کا اٹھا سیر گھی اور آٹھ آنے من گندم بھی بکے اور فراوانی سے ملے تو وہ زمانہ کیا ہی اچھا زمانہ ہوا ہوگا۔ قطب مینار دہلی شاہجہان کی مسجد کے مینار جس دور کی یادگار پیش کر رہے ہیں یقیناً وہ دور کوئی باعظمت دور معلوم ہوتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری، عدل جہانگیری بھی اسی دور کی باتیں ہیں۔ ورنہ جس دور میں ہم وہ پرانی باتیں ہرا رہے ہیں۔ اس میں تو عدل و انصاف روپوں پیسوں سے بکتا ہے۔ اور سرمایہ داری کا بھوت نوع انسانی کے وجود سے خون کے آخری قطرات نچوڑ لینے کی فکر میں ہے۔ علم و ادب کی جگہ جہالت اور بے ادبی نے لے لی ہے۔

ایک زمانہ تک اس ملک میں عدل و انصاف اور اسلامی اقتدار کا علم اونچا رہا۔ یک لخت ہماری بدعملیوں کی وجہ سے باد صرصر کی کچھ ایسی مسموم ہوائیں چلیں تو ایسٹ انڈیا کمپنی کا اثر و نفوذ بڑھنا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ ۱۸۰۳ء میں کمپنی بہادر" کے نمائندوں نے بادشاہ دہلی سے ملکی انتظام کا پروانہ جابرانہ طریقوں سے لکھوا لیا۔ اور ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا"

پہلے یہ خیال تھا۔ کہ استحصال بالجبر، حصول اقتدار اور اس لوٹ کھسوٹ کی جنگ زرگری کو جو یورپین اقوام نے بالخصوص انگریزوں نے مچا رکھی ہے۔ بادشاہ صوبہ جات کے نواب و روساء اسے دبا دیں گے۔ مگر پلاسی رو ہیلکھنڈ مدراس میسور، دکن بمبئی اور سرنگاپٹم کی لڑائیوں میں ناکامیوں نے انتہائی مایوسی پیدا کر دی۔ لیکن قدرت کاملہ کی طرف سے کچھ لوگوں کو علم الیقین اور حق الیقین کی کچھ ایسی دولتیں عطا ہوتی ہیں۔ جو انتہائی مایوسی کے عالم میں بھی یقین و اطمینان اور سکون و ایمان کے چراغوں کو ہاتھ میں لئے خود بھی اور اپنی قوم کو بھی لے کر بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔

انہی حضرات میں حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سنجریؒ اور مجدد الف ثانی سرہندیؒ کے دور کے بعد ایک حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا خاندان تھا۔ جو اپنی علمی، عملی اور روحانی صلاحیتوں کے ساتھ آراستہ و پیراستہ تھا۔ چنانچہ آپ کے نور نظر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ہندوستان کے دار الحرب ہونے کا فتویٰ دیا اور مسلمانوں کو آزادی ہندوستان کے لئے آمادہ کرنا ضروری سمجھا۔ اسی کے متعلق ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صفحہ ۱۹۸ پر لکھتا ہے کہ علماء میں جو لوگ زیادہ زیرک اور سمجھدار تھے۔ انہوں نے اس آنیوالے تغیرات کو بہت پہلے بھانپ لیا تھا۔ یہ تغیرات ایک حقیقت بن چکا ہے — آگے چل کر لکھتا ہے کہ: "مولوی عبدالحی صاحب جو مولانا شاہ عبدالعزیز کے بعد پیدا ہوئے وہ تو صاف طور پر حکم لگاتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کی پوری سلطنت کلکتہ سے دہلی تک اور ملحقہ ممالک شمال مغربی سرحدی صوبے سب کے سب دار الحرب ہیں۔ کیونکہ کفر و شرک ہر جگہ رواج پا چکا ہے۔ اور ہمارے شرعی قوانین کی کوئی پروا نہیں کی جاتی جس ملک میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ دار الحرب ہے — یہاں ان تمام شرائط کا بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ جن کے ماتحت جملہ فقہاء اس بات پر متفق ہیں۔ کہ کلکتہ اور اس کے ملحقات دار الحرب ہیں — وہ یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ ان فتوؤں کے عملی نتائج بھی برآمد ہوئے۔ چنانچہ وہابیوں نے جن کا جوش ان کے علم کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس اصول سے کہ ہندوستان اب دار الحرب ہو چکا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ ان کے حاکموں (انگریزوں) کے خلاف جہاد فرض ہو گیا ہے فتاویٰ عزیزیہ کے صفحہ ۱۷ میں یہ فتویٰ نقل ہے۔ یہاں لفظ وہابی ان علمائے احناف کے خلاف بطور انگریزی پروپیگنڈا کے استعمال ہوا حالانکہ ان حضرات کا تعلق قطعی طور پر محمد بن عبدالوہاب نجدی سے نہیں تھا۔ اس لئے کہ بلاد عرب میں محمد بن عبدالوہاب کی تحریک بدنام تھی اس لئے انگریز یہاں علمائے حق کو بدنام کرنا چاہتا تھا۔

حالات کی روشنی نے یہ واقعات واضح کر دیئے کہ دار الحرب کے باشندوں پر یہ فرض ہو گیا ہے کہ وہ حریت و آزادی کی خاطر اپنے آپ کو تیار کریں کیونکہ حکام و امراء میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ وہ بدیشی قوم ظالم انگریز سے نجات حاصل کرنے کے لئے کچھ کر سکیں۔ کیونکہ ان کی اکثریت کو خطابات جاگیرات، اور کئی قسم کی نوازشوں سے متاثر کر لیا گیا تھا۔

چنانچہ اس زمانہ میں ایک تحریک اٹھی جو سکھوں کے مقابلے کے نام سے تاریخوں میں مشہور ہے اس شہرت کی بعض ایسی وجوہات ہیں۔ جن کی تفصیل کا یہ وقت نہیں۔ اس زمانہ میں مغربی پنجاب میں سکھوں کی حکومت تھی۔ جو انگریزوں کے بھی حلیف تھے اور مسلمانوں پر بے انتہا ظلم و ستم کر رہے تھے۔ اس بنا پر حضرت سید احمد اور سید اسماعیل شہید شہدائے بالاکوٹ نے تحریک جہاد شروع کی اور مقابلہ کرتے ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ میں شہید ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)، لیکن اپنے پیچھے زاہدین، مخلصین اور مجاہدین کی ایک جماعت چھوڑ گئے۔ جو حکمت بالغہ کے ساتھ علم و عرفان اور

حضرت شیخ التفسیرؒ کا مکتوب گرامی !

مجلس احرار اسلام کے ممتاز رہنما مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے سانحۂ ارتحال پر راقم الحروف نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں مضمون کی صورت میں تاثرات لکھنے کی درخواست کی حضرت شیخؒ ہمیشہ میری درخواستوں کو شرف قبولیت عطا فرمایا کرتے تھے مگر اس وقت ناسازیٔ طبع کے باعث معذرت کرتے ہوئے جو والا نامہ ارسال فرمایا اور پھر جس محبت بھرے پیارے انداز میں خطاب فرمایا میرے لیے سرمایۂ صد افتخار ہے۔ حضرت شیخ رحؒ کے تعلق خاطر کا مظہر آپ کے مکتوب گرامی کا عکس پیش کیا جاتا ہے

—————— مجاہد الحسینی

میرے محترم و معزز دوست مجاہد الحسینی صاحب زیدت معالیکم

از احقر الانام احمد علی عفی عنہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ - والا نامہ پہنچا تھا - کہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ تحریر کر کے پیش کروں افسوس ہے کہ میری طبیعت کل دوپہر کو بگڑی تھی - اور فوری ڈاکٹری علاج کی نوبت آئی - آج بھی وہی عارضہ پیش آیا - اور ڈاکٹری علاج کی ضرورت ہوئی - طبیعت کی ناسازی کے باعث تعمیل ارشاد نہیں کر سکا - اور میں نے تعزیت کا ارجنٹ تار دہلی بھیج دیا ہے - فقط

۴؍ ستمبر ۱۹۵۶ء

نورِ ہدایت کی شمعیں لے کر آزادیٔ ہند کے لیے معروفِ عمل نظر آتی ہے۔ جس کا مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی انگریز اور کفر و شرک کی ظالمانہ حکومت کا خاتمہ کرنا تھا۔ نہ کہ کسی قوم کو غلام بنانا بلکہ خدا کی مخلوق کو یورپ کے سفید رنگ کے بھیڑیوں اور اُن کے دوستوں و حلیفوں کی لوٹ مار چیر پھاڑ، تذلیل و توہین وغیرہ سے بچانا تھا۔ جو کہ اعلاءِ کلمۃ اللہ کا حقیقی مقصد ہے۔ عدل و انصاف امن و امان، انسانی ہمدردی، غرباء پروری، کمزوروں کی امداد اس عظیم مقصد کے برگ و بار ہیں۔

اس تحریک کا مقصد وحید صحیح اسلامی جمہوریت کا قیام تھا۔ یہ تحریک ۲۷ ۔ ۲۸ سال تک انڈر گراؤنڈ خفیہ طور پر کام کرتی رہی۔ بالآخر ۱۸۵۷ء میں حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ و خوشہ چین پھر اسی تحریک میں معروفِ عمل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحب اس تحریک میں پیش پیش نظر آرہے ہیں۔ اسی تحریک نے حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام المسلمین۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو سالار افواج اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو قاضی القضاۃ اور مولانا محمد منیر اور حافظ محمد ضامن کو میمنہ و میسرہ کا افسر مقرر کیا ان حضرات کا زہد و ورع علم و فضل مسلمات میں سے تھا۔

ہزاروں کی تعداد میں اس تحریک نے مجاہدین جمع کر لئے اور تھانہ بھون اور اطراف میں اسلامی حکومت قائم کر لی اور انگریزوں کو اپنے علاقہ سے باہر نکال دیا —— ادھر یہ خبر ملی کہ انگریزی توپ خانہ سہارنپور سے شاملی بھیجا جا رہا ہے۔ مسلمانوں میں تشویش پیدا ہوئی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا۔ کہ خوف مت کھاؤ" باغ کے کنارے سے ایک سڑک گذر رہی تھی۔ جس سے توپ خانہ جا رہا تھا۔ حضرت گنگوہیؒ نے حکم دیا کہ اس توپ خانہ پر حملہ کر دو۔ چنانچہ حملہ شروع ہو گیا۔ قدرت نے انگریزی لیٹروں پر ایسا رعب ڈالا کہ سب توپخانہ چھوڑ کر بھاگ گئے اور تمام اسلحہ و سامان حرب و ضرب مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ شاملی اس زمانہ میں ضلع کا صدر مقام تھا۔ اس پر حملہ کرتے وقت مولانا محمد ضامن شہید ہو گئے۔ اور ادھر اطلاع ملی کہ دِلّی پر انگریزوں کا مکمل قبضہ ہو گیا۔ تقدیر تدبیر پر غالب آ گئی۔ اس ملک کے رہنے والوں کو اپنے اعمال بد کی سزا بھگتنا پڑی۔ باوجود اس قدر قربانیوں کے انگریز اس قوم پر مسلط ہو گیا۔

الغرض انقلاب ۱۸۵۷ء میں ہر قسم کے لوگوں نے حصہ لیا۔ لیکن علمائے کرام خاص طور پر آگے آگے تھے۔ کیونکہ وہ شرعی نقطہ نگاہ سے جانتے تھے۔ کہ مسلمانوں سے ایک کافر قوم نے آزادی لوٹ لی ہے۔ اس کو واپس لینے کے لئے مسلمانوں پر شرعی نقطہ نگاہ سے کیا فرائض عائد ہوتے ہیں الثورۃ الہندیہ صفحہ ۱۶۱ ـ ۱۶۲ میں ہے کہ اس انقلاب ۵۷ء میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ جو ناروا سلوک، ذلت آمیز اور جگر خراش برتاؤ روا رکھا گیا۔ وہ احاطہ تحریر میں نہیں آ سکتا۔ زندہ مسلمانوں کو سوئر کی کھال میں سلوا کر گرم گرم تیل میں ڈلوانا۔ فتحپوری مسجد سے لے کر قلعہ کے دروازے تک مسلمانوں کی لاشوں کو درختوں پر لٹکانا۔ مسجد کی بے حرمتی کرنا خصوصاً شاہی مسجد میں گھوڑوں کو باندھنا، عبادت کی جگہ دفاتر قائم کرنا، اور حوض میں پانی کی جگہ لید ڈال دینا۔ ناقابل معافی جرائم ہیں۔ جو انگریز قوم نے مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے ہیں۔ منصف مزاج انگریز بھی ایسے مظالم پر آنسو بہائے بغیر نہ رہ سکے (تفصیل کے لیے دیکھئے تصویر کا دوسرا رُخ ترجمہ شیخ حسام الدین)

یہ کھلی غداری تھی۔ جو انگریزوں نے مسلمان بادشاہوں کے ساتھ کی تھی اور مسلمانوں کے ساتھ ناقابل عفو انسانیت سوز سلوک روا رکھے حاجی امداد اللہ مولانا گنگوہیؒ اور مولانا نانوتویؒ کے خلاف بھی بغاوت کے مقدمات درج ہوئے سلسلہ دار و گیر شروع ہو گیا لیکن قدرت نے ان حضرات سے بہت بڑا کام لینا تھا۔ اس لئے باطنی تصرفات اور خدا کی خاص عنایات سے بال بال بچ گئے۔ حضرت حاجی امداد اللہ کو قدرت مکہ مکرمہ بھیج کر مکی بنا دیتی ہے۔ اور مولانا گنگوہیؒ اور مولانا نانوتویؒ کو کتاب دے کر دین کا معلم بنا دیتی ہے۔ ان حضرات سے قدرت دار العلوم دیوبند جو علوم و فنون کی درسگاہ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی ایک یادگار قائم کرا دیتی ہے۔ جس سے مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ

(باقی [illegible])

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ

اخلاقِ حسنہ اکلِ حلال سے پیدا ہوتے ہیں

حضرت مولانا عبید اللہ انور۔ امیر انجمن خدام الدین

انسان کی شرافت و نجابت کا دارومدار اس کے عادات و اخلاق پر ہے۔ اخلاق عالیہ کی بدولت انسان دوسروں کی نگاہوں کا تارا بنتا ہے اور بدخلقی سے ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ انبیا علیہم السلام کی بعثت کا مقصد جلیل بھی مخلوق کے اخلاق کی درستی اور عادات و اطوار کی راستی ہے اور اسی مقصد کی تکمیل سیّد الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذریعہ انجام دی گئی اور اخلاقِ حسنہ کو درجہ کمال سے تک پہنچایا گیا چنانچہ ارشاد نبوی ہے

"میں اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ میں لوگوں کے اخلاق کو سنواروں"

اسی لئے آپ مجسمۂ اخلاق تھے اور آپ نے سیرت و کردار کا وہ بلند معیار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کلام پاک میں آپ کی تعریف ان الفاظ میں ارشاد فرمائی ہے۔ اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ ، (القلم ۴) (بیشک آپ عظیم الشان اخلاق کے مالک ہیں)، قرآن حکیم نہ صرف حسن اخلاق، صفائی معاملات اور خالق و مخلوق دونوں کے حقوق کو بحسن و خوبی انجام دینے کی شد و مد سے تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں پیکرِ علم و عمل کا ایک کامل اکمل اسوہ اور نمونہ پیش کرتا ہے۔ ایک صحابی کے دریافت کرنے پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کی تفسیر تھے)، معلوم ہوا کہ اخلاق کی درستگی اصل شرافت و نجابت انسانی اور ایمان کی نشانی ہے اور جس کے اخلاق و عادات درست نہیں اسے صحیح معنوں میں ایمان و اسلام کے دعوے کا حق نہیں۔ ارشاد نبوی ہے اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا۔ (ترمذی) تم میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو پاکیزہ اخلاق کا مالک ہے۔

اخلاق رذیلہ سے نجات اور اخلاق حسنہ میں کمال نہیں میسر نہیں آسکتا جب تک کہ انسان کا خورد و نوش اور حصولِ رزق شریعت الٰہیہ اور احکام قرآنیہ کے مطابق نہ ہو، بلکہ دنیا کا نظام امن و امان اور عدل و انصاف اسی پر قائم ہے سرعنوان تحریر کردہ آیت ہی جو اَکْلُ الْمَالِ بِالْبَاطِلِ یعنی ناجائز ذرائع سے حاصل کی ہوئی دولت سے منع کیا گیا ہے تو ناحق مال کھانے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً چوری، چکاری، ڈکیتی، لوٹ مار، قمار بازی، عصمت فروشی، گانے بجانے کی اجرت، شراب کی قیمت، رشوت لینا دینا، جھوٹی گواہی دینا، امانت میں خیانت کرنا، علیٰ ہذا القیاس، مذکورہ ناجائز ذرائع سے اگر حصولِ دولت روا رکھا جائے تو دنیا کا نظام امن و امان اور عدل و انصاف درہم برہم ہو کے رہ جائے اور عدل و انصاف کا فطری جذبہ امید ہو موجزن ہو جائے۔ اسی لیے شریعت نے تمام اخلاق اور عبادات کے حسن و خوبی کا دارومدار رزق حلال کے اکتساب پر رکھا ہے۔ چنانچہ اولیائے کرام و صوفیائے عظام جو کچھ بھی مجاہدے اور ریاضتیں کرتے کراتے ہیں۔ ان سب کا مقصد و منشا بھی یہی ہے کہ انسان کو ہر قسم کے عیوب و رذائل اخلاق کی گندگیوں سے پاک و صاف کر کے خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ کیا جائے تاکہ نورِ معرفت سے سرشار ہو کر وہ بارگاہ خداوندی کی حضوری اور حاضری کے لائق ہو سکے۔ اور اس کا صحیح اور احسن طریقہ یہ ہے کہ انسان اکل حلال اور صدق مقال کی پابندی کرے۔

معاش کا حاصل کرنا اور اپنی روزی آپ پیدا کرنا اپنی اور اپنے متعلقین کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لیے شریعت محمدیہ میں رزق حلال کسب معاش کو حد درجہ اہمیت دی گئی ہے اور بیکاری کو جرم قرار دیا گیا ہے اور معاش کے حلال اور جائز طریقوں کو عبادت کا درجہ دیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا وجہ سوال کرنے کو برا فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا اَلسُّؤَالُ ذُلٌّ (دستِ سوال دراز کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے) آپ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حلال روزی کی جستجو کرے تاکہ سوال کرنے سے محفوظ رہے اور اپنے اور اہل و عیال کی ضروریات زندگی مہیا کرے وہ شخص جب بارگاہ خداوند عزوجل میں پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔

اس ضمن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک عبرتناک واقعہ بیان کیا ہے ان کا فرمانا ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنی بے بسی، تنگدستی اور غربت کا اظہار کیا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھائی تمہارے گھر میں کچھ بھی نہیں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس ایک ٹاٹ کا فرش ہے، شب باشی کے لیے آدھے کو بچھاتے اور آدھے کو اوپر اوڑھتے ہیں۔ اور صرف ایک پانی پینے کا پیالہ ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں میرے پاس لے آؤ۔ حضور نے ان دونوں چیزوں کو دو درہم میں نیلام فرما دیا اور اس انصاری کو ارشاد فرمایا کہ ایک درہم کا کھانا دانا لے لو اور دوسرے درہم کا کلہاڑا خرید کر میرے پاس لے آؤ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی ٹھونکی اور فرمایا جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرو اور پندرہ روز تک مجھے اپنی شکل نہ دکھانا

انصاری نے ایسا ہی کیا۔ جب پندرہ روز کے بعد دربار نبوی میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم تھے جن سے کچھ کا کپڑا اور کچھ کا کھانا خرید لیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ محنت و مشقت کے ساتھ روزی کمانا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ حشر کے روز ذلتِ سوال کی وجہ سے تیرے چہرے پہ بدنما داغ ہوں۔ (ابوداؤد)

نیز ارشاد نبویؐ ہے کہ جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لانا اور اس پہ گزر اوقات کرنا، کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ (صحیحین) نیز ارشاد ہے کہ جو شخص کار معاش سے شام کو تھک کر چور ہو جائے اس کی مغفرت ہو چکی۔ (طبرانی) اسی لیے رزقِ حلال کی طلب کو جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے ارشاد ہے۔ طلب الحلال جہادٌ وَاِنَّ اللّٰہ یحب العبد المعترف (طلب رزق حلال جہاد ہے اور حق تعالیٰ نے کام کرنے والے شخص کو اور شریعت اسلامیہ نے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ (اپنے ہاتھ سے کام کرنے والا اللہ کا دوست ہے) ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ دَرَجَۃً لَا یَنَالُہَا اِلَّا اَرْبَابُ الْہُمُوْمِ فِیْ طَلَبِ الْمَعِیْشَۃِ۔

جنت میں ایک مخصوص درجہ ہے جس تک رسائی انہی لوگوں کی ہوگی جو معاش کی جستجو میں حیران و پریشان رہتے ہیں۔

بزرگان دین نے بیان کیا ہے کہ بہت سے ایسے گناہ ہیں جن کا کفارہ صرف فکر معاش ہی سے ہو سکتا ہے نیز ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عبادت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کی ادائیگی صرف طلب رزق حلال سے ہوتی ہے۔

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب توفیق دہلوی کچھ عرصہ علیل رہ کر گزشتہ دنوں لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت شیخ الہند محمود حسن قدس اللہ سرہ کے شاگرد اور انہیں سے بیعت تھے اور فقیہ الامت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے۔ عرصہ تک حدیث اور علوم اسلامیہ کی تدریس کے فرائض ڈھاکہ میں انجام دیتے رہے اور فلسفہ ولی اللہی سے بہت شغف رکھتے تھے حق تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں بلند درجات عطا فرمائے آمین۔

ادارہ خدام الدین مرحوم کے فرزند جناب فرید الدین احمد اور موصوف کے داماد حکیم محمد قاسم اور تمام خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین کرام سے درخواست کرتا ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔

قطبِ زماں حضرت لاہوریؒ رحمۃ اللہ علیہ

از۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنیؒ

حق تعالیٰ نے ہر دور میں بعض ایسی منتخب شخصیتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو عام بندوں کے لیے واسطۂ فیضانِ ہدایت بنایا گیا ہے۔ دورِ حاضر میں اکابر دیوبند کی چند جامع شخصیتیں یہی مقام رکھتی ہیں، جن کی پاکستان میں آخری یادگار غالباً شیخ التفسیر قطبِ زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ تھے۔ بندہ ناکارہ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتِ مبارکہ سے استفادہ کرنے کا موقعہ تحریک ختم نبوت کے بعد ہی نصیب ہوا ہے اس سے پہلے حضرت کو عام علمائے دیوبند میں ایک صالح عالم سمجھتا تھا۔ لیکن حضرت کی جامع روحانی شخصیت پیشِ نظر نہ تھی۔ بفضلہ تعالیٰ جب دو تین مرتبہ حضرت کی مجلس میں بیٹھنا نصیب ہوا تو بلا اختیار قلب حضرت کی طرف منجذب ہونے لگا۔ اور آپ کی صحبت قلبی سکون کا باعث بنتی گئی۔ آپ کی ذات میں اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ کی خاصیت تھی اور اب تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضرتؒ کا وجود اس شعر کا واضح مصداق ہے۔ ؎

اے لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

حضرت کی خدمت میں حاضری سے توجہ و قربِ خداوندی میں زیادتی نصیب ہوتی تھی۔ لاہور جانے کے تصور میں بھی قلبی راحت ہوتی تھی۔ کہ زیارت نصیب ہو جائے گی۔ اور حضرت بھی بہت زیادہ بزرگانہ شفقت سے سرفراز فرمایا کرتے تھے۔ اس قریبی و وجدانی تعلق سے پہلے بھی حضرت کی خدمت میں حاضری کا یہ اثر دیکھا کہ ایک دفعہ لاہور کسی کام کے لیے گیا ہوا تھا نماز جمعہ حضرت کی مسجد میں پڑھنے کے لیے گیا تو راستہ میں قلب میں ایک ظلمت پیدا ہو گئی جب مسجد میں پہنچا تو حضرت تقریر فرما رہے تھے، تھوڑی دیر بیٹھنے سے گریہ طاری ہو گیا اور وہ ظلمت کافور ہو گئی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے بعد بندہ کو بزرگانِ دیوبند میں سے سب سے زیادہ قلبی محبت و عقیدت حضرت لاہوریؒ سے پیدا ہو گئی تھی اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت لاہوریؒ کو حضرت مدنیؒ سے ایک مخصوص قلبی تعلق تھا جس کا آپ اکثر اظہار بھی فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ رفیق محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی اور راقم الحروف حضرت مولانا لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے حضرت مدنیؒ کا وہ مکتوب دکھلایا جو قیام پاکستان کے بعد دیوبند سے شرف صدور لایا تھا غالباً حضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت مدنیؒ کے اس گرامی نامہ کو قیامت میں نجات کا ذریعہ سمجھتا ہوں (او کما قال) ایک دفعہ فرمایا کہ حضرت مدنیؒ کی خدمت میں بعض دفعہ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس میں تین تین چار چار گھنٹے بیٹھنا پڑا ہے میں ہمیشہ دو زانو بیٹھا تھا۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ میں ایک ممتاز کمال تھا کہ اصاغر پر انتہائی شفقت اور اکابر سے بہت زیادہ حسن عقیدت و احترام و ادب کا معاملہ فرماتے تھے۔ قطبِ دوراں شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی بہت احترام و اکرام فرماتے تھے اور معلوم ہوا ہے کہ حضرت رائے پوری کی علالت و نقاہت کے ایام میں جب حضرت تشریف لے جاتے تو یہ کوشش کرتے کہ حضرت کو آنے کی اطلاع نہ ہو تاکہ آپ کے آرام میں خلل نہ پڑے۔ سبحان اللہ کس قدر تواضع اور شانِ عبدیت کا غلبہ تھا اور حقیقت میں فنائے نفس ہی وہ بڑا کمال ہے جو حضرات اہل اللہ کو دوسروں سے بلند کرتا ہے، من تواضع لله رفعه الله دینی کتب میں اولیائے کاملین کے جو احوال و کمالات پڑھتے ہیں ان میں سے تقریباً ہر کمال کا ایک مخصوص حصہ حضرت لاہوریؒ کو عطا فرمایا گیا تھا۔ ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

علم و بصیرت، توکل و استقامت، تقویٰ و اتباع سنت، سادگی و بے نفسی، حق پرستی و حق گوئی، فنائیت و عبدیت وغیرہ متعدد کمالات کا جلوہ حضرت کی شخصیت میں پایا جاتا تھا علمی مقام کے اعتبار سے گو حضرت اقدس کو شیخ التفسیر کے لقب سے عموماً یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ حضرت کو قرآن حکیم سے ایک خصوصی عشق تعلق تھا اور زندگی کے آخری لمحات تک قرآنی علوم و حِکم کی تدریس و اشاعت فرماتے رہے اور شیخ التفسیر تو زمانہ میں اور علماء بھی بہت ہیں لیکن قرآنی عمل و حال میں رنگی ہوئی ایسی شخصیت دورِ حاضر کے علمائے تفسیر میں کم نظر آتی ہے۔

اتباع سنت میں حضرت کا قدم بہت راسخ تھا انتہائی ضعف و پیرانہ سالی میں بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن و آداب کی آپ نے سختی سے پیروی کی شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد باوجود تبلیغی و اجتماعی مشاغل کے اتباع سنت میں اتنا مجاہد حضرت لاہوریؒ کے وجود میں ہی دیکھنا ہمیں نصیب ہوا ہے باوجود فالج جیسے خطرناک مرض کے حضرت نے پاکستانی دینی و ملی سیاست میں نمایاں حصہ لیا اور ہمیشہ جمعیۃ علمائے اسلام کی قیادت و رہنمائی فرماتے رہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام حق کے قیام کی طرف آپ کو بہت زیادہ توجہ رہی اور برسراقتدار طبقہ کو ہمیشہ داعیانِ حق اور مجاہدین علماء کے لہجہ میں تنبیہ فرماتے رہے، ساری عمر نہ کبھی سے کوئی طمع رکھا اور نہ کسی سے خائف ہوئے بلا خوف لومۃ لائم اعلان حق فرما دیا کرتے تھے۔ توحید خداوندی کے جلوے آپ کے اعمال و احوال میں نمایاں نظر آتے تھے۔ پاکستان میں حضرت کا وجود دیوبندی مسلک حق کی اشاعت و حفاظت کے لیے ایک بہت قوی سہارا تھا۔ زندگی کے آخری چند سالوں میں حضرت لاہوریؒ کی شخصیت امتیازی طور پر عوام و خواص کا مرجع بن گئی تھی۔ علمائے حق کی اکثریت آپ کو اپنا مقتداء و پیشوا مانتی تھی۔ محبوبیت و مقبولیت کا یہ ممتاز مقام غالباً پاکستان میں کسی اور بزرگ کو نصیب نہیں ہوا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ حیات طیبہ کے آخری چند سالوں میں حضرت پر روحانیت کا بہت زیادہ غلبہ تھا۔ مکاشفات کی بھی کثرت تھی اور بعض تکوینی و تشریعی حکمتوں کے تحت حضرت کی زبان سے اپنے مکشوفات کا اظہار بھی زیادہ ہونے لگا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کشفی حالات حضرت خود کہتے نہیں بلکہ کہلوائے جاتے ہیں۔ کشفِ قلوب اور کشفِ قبور دونوں میں حضرت کو حق تعالیٰ نے ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ بعض کم فہم لوگ حضرت کے ان کشفی بیانات کو دعوائے علم غیب پر محمول کرتے رہے حالانکہ ایسے بیانات اطلاع علی الغیب پر مبنی ہوتے ہیں۔ علم الغیب سے ان کو تعلق نہیں۔ علم الغیب یقیناً خاصۂ خداوندی ہے جس میں دیگر صفاتِ الوہیت کی طرح کوئی بھی اس کا شریک نہیں ہے۔ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ نص قرآنی ہے محققین اہل السنت اور اکابر دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ حضرت لاہوریؒ معاذ اللہ اپنے آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتے تھے۔ من جانب اللہ جن امور و حقائق کا انکشاف ہو جاتا تھا ان کو ہی بیان فرماتے تھے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ حواس ظاہرہ یا باطنہ کے ذریعہ جن امور کا انکشافات ہوتا ہے اس کا تعلق عالم اسباب سے ہے البتہ مافوق الاسباب بلا کسی واسطہ اور ذریعہ کے جو علم حاصل ہو اس کو علم الغیب کہتے ہیں کشف اور علم الغیب کا فرق حضرت کے اس بیان کردہ واقعہ سے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ ایک دفعہ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی اور راقم الحروف حضرت موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کہ ایک دن میں نے سر پر تیل لگایا تو اس کے بعد قلب میں تکدر پیدا ہو گیا لیکن اس کی وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ یہ تیل جائز نہیں تھا اگر حضرت کو علم الغیب ہوتا تو اس تیل کی مالش ہی نہ کرتے لیکن پہلے سے آپ کو علم نہ تھا بعد میں من جانب اللہ اس کا انکشاف ہوا۔ گو محققین صوفیہ کے نزدیک کشف و کرامت ولایت کی شرط نہیں اور نہ ہی یہ مخصوص کمال ہے۔ الاستقامۃ فوق الکرامۃ مشہور مقولہ ہے لیکن متبع سنت بزرگوں کو کشف و کرامت سے اگر کوئی حصہ ملے تو یہ حق تعالیٰ کا انعام ہے یہ اس لیے عرض کر دیا ہے کہ عوام محض کشف و خوارق کو ہی ولایت و بزرگی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں عقیدہ صحیحہ اور اتباع سنت کی کوئی قدر نہیں یہی وجہ ہے کہ عوام بسا اوقات خلاف شرع درویشوں، ملنگوں بلکہ غیر مسلم ریاضت کشوں کو بھی اولیاء اللہ کے زمروں میں شمار کر لیتے ہیں، حالانکہ ولایت خاصہ کے لیے ایمان و تقویٰ ضروری ہے۔ قرآن حکیم میں اسی حقیقت کو اس آیت میں واضح کیا گیا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔ لیکن اس کے برعکس

عوام کے ہاں اتباعِ سنت ولایت کے لیے ضروری نہیں وہ شریعت و طریقت کو ایک دوسرے کی ضد سمجھتے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ کتاب و سنت کے خلاف ہے اور محققین اولیاء اللہ نے ہمیشہ اس کی تردید فرمائی ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔

(ل)۔ وصول بایں نعمتِ عظمیٰ وابستہ باتباع سید اولین و آخرین است، علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا تا تمام خود را در شریعت گم نسازد و بامتثال اوامر و انتہا از نواہی متحلی نگردد بوئے ازیں دولت بمشام جان او نرسد (دفتر اول مکتوب ۲۸۲)

اس نعمتِ عظمیٰ (یعنی ولایت) کو پانا سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جب تک کہ اپنے آپ کو سارا شریعت میں گم نہ کر دے اور احکامِ شریعت کی پیروی اور ممنوعات شرعی سے اجتناب سے آراستہ نہ ہو جائے اس دولت (ولایت) کی بُو بھی اس کی روح کو نہیں پہنچ سکتی۔"

(ب)، سلامتی قلب از التفات بہ ماسوائے او تعالیٰ و اعمالِ صالحہ کہ بہ بدن تعلق دارند و شریعت باتیان آں امر فرمودہ ہر دو درکار است۔ دعوئے سلامت قلب بے اتیان اعمالِ صالحہ بدنیہ باطل است ہمچنانکہ دریں نشأ روح بے بدن غیر متصور است۔ احوالِ قلبی بے اعمال صالحہ بدنیہ محال است۔ بسیارے از ملحدان ایں وقت ایں قسم دعویٰ می نمایند۔ نجانا اللہ سبحانہ عن معتقداتہم السوء بصدقۃ حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ (دفتر اول مکتوب ۳۹)" ماسوی اللہ کے تعلق سے قلب کی سلامتی اور جو اعمال صالحہ بدن سے تعلق رکھتے ہیں اور شریعت نے جن کے کرنے کا حکم فرمایا ہے یہ دونوں امر ضروری ہیں بغیر بدنی اعمالِ صالحہ کے سلامتیٔ قلب کا دعوےٰ کرنا باطل ہے جیسا کہ اس جہاں میں روح بغیر بدن کے متصور نہیں ہو سکتی۔ بغیر بدنی اعمال صالحہ کے قلبی احوال محال ہیں۔ اس زمانہ کے اکثر ملحدین اس قسم کے دعوے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے بُرے اعتقادات سے بچائے بصدقہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

اسی طرح دوسرے محققین اولیاء اللہ کے ارشادات بھی موجود ہیں۔ دیوبندی اکابر میں سے حکیم الامت امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ و ملفوظات میں اس کی تفصیلات موجود ہیں محبوبِ سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کا ارشاد فتوح الغیب میں موجود ہے۔ کل حقیقۃ ردّتہا الشریعۃ فہی زندقۃ۔ (جس حقیقت کو شریعت رد کر دے وہ بے دینی ہے)

اولیاء اللہ کی فضیلت کشف و کرامت پر موقوف نہیں ہے اور معنوی کرامت کو حسی کرامت پر فضیلت حاصل ہے چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمچنانکہ در حصولِ نفس ولایت ولی را علم بولایت خود شرط نیست۔ چنانکہ مشہور است علم بوجود خوارق خود ہم شرط نیست بلکہ بسا است کہ مردم از وے خوارق نقل کنند و اورا ازاں خوارق اصلاً اطلاع نہ۔ (مکتوب ج ا ص ۲۱۸) "جس طرح کہ نفس ولایت کے حصول میں ولی کے لیے اپنی ولایت کا علم شرط نہیں ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے اسی طرح اپنی خوارق (کرامات) کا علم ہونا بھی اس کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اس سے کرامات نقل کرتے ہیں اور خود اس کو ان کرامات کی بالکل اطلاع نہیں ہوتی۔"

(ج) فرماتے ہیں۔ کثرت ظہور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد و تواند بود کہ یکے بود کہ ہیچ خارقے از وے بظہور نیاید افضل باشد از آں کس کہ خوارق و کرامت از وے بظہور می آید (مکتوب مذکور) "خوارق و کرامات کا زیادہ ظاہر ہونا، افضلیت کی دلیل نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک ولی سے کوئی بھی خوارق (کرامت) ظاہر نہ ہو۔ اور وہ اس سے افضل ہو جس سے خوارق و کرامات ظاہر ہوں۔"

(د)، ای برادر بشنو خوارق عادات بر دو نوع است۔ نوع اول علوم و معارف الٰہی است جل سلطانہ کہ بذات و صفات و افعال واجبی جل وعلا تعلق دارد و وراء طور عقل است و خلاف متعارف معتاد است کہ بندہ ہائی خاص خود راباں ممتاز ساختہ است و نوعِ ثانی کشفِ صور مخلوقات و اخبار مغیبات کہ بعالم تعلق دارد۔ و نوعِ اول مخصوص باہل حق و ارباب معرفت است و نوع ثانی شامل محق و مبطل است زیرا کہ اہل استدراج را نیز نوعِ ثانی حاصل است نوع اول نزد خدا جل وعلا شرافت و اعتبار دارد کہ باولیائے خود مخصوص ساختہ است و اعداء را دراں شرکت نداده و نوعِ ثانی نزد عوام خلائق معتبر است و در انظارِ ایشاں معزز و محترم ایں معنی اگرچہ از اہلِ استدراج بظہور آید۔ نزدیک است کہ از نادانی او را پرستش نمایند و بہر رطب و یابس کہ او ایشاں را تکلف نماید مطیع و منقاد او گردند۔ بلکہ محجوباں نوع اول را از خوارق نمی دانند و از کرامات نمی شمرند۔ خوارق نزد ایشاں منحصر در نوع ثانی است و کرامات بزعم ایں محجوباں مخصوص بکشف صور مخلوقات است و اخبار از مغیبات ایشاں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۹۳)

ترجمہ:- اے برادر سنو! خوارق عادات دو قسم کے ہیں قسم اول وہ الٰہی علوم و معارف ہیں جن کا تعلق حق تعالیٰ کی ذات و صفات و افعال سے ہے اور یہ علوم عقل سے بالاتر ہیں۔ اور متعارف عام علوم عادیہ کے سوا ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو ممتاز فرمایا ہے اور قسم ثانی مخلوقات کی صورتوں کا کشف اور غیبی علوم کی اطلاع ہے جن کا تعلق عالم سے ہے اور قسم اول اہل حق اور ارباب معرفت کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور قسم ثانی خوارق کی اہل حق اور اہل باطل دونوں کو شامل ہے اس لیے کہ اہل استدراج کو بھی یہ قسم ثانی حاصل ہے۔ قسم اول اللہ کے نزدیک شرف و اعتبار رکھتی ہے جس

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

زینتِ زنداں

احمد ندیم قاسمی

پاداشِ حق میں زینتِ زنداں ہمیں تو ہیں
اس تیرگی میں شمعِ فروزاں ہمیں تو ہیں

جس کی تلاش میں ترا خورشید کھو گیا
اے صبحِ نو! وہ شامِ غریباں ہمیں تو ہیں

صدیوں سے زندگی کے لباسِ حریر کا
جو چاک ہو رہا ہے وہ داماں ہمیں تو ہیں

جو بھائیوں کی حرصِ تجارت میں بک گئے
اے نظمِ نو! وہ یوسفِ کنعاں ہمیں تو ہیں

کہتے پھریں غبارِ سفر ہم کو اہلِ دہر
لیکن جبینِ دہر کی افشاں ہمیں تو ہیں

ہم جل رہے ہیں اپنی امنگوں کی آگ میں
اس جشنِ حریت کا چراغاں ہمیں تو ہیں

جس کی لہو کی بُوند گراں تر ہے تخت سے
تھامے ہوئے وہ عدل کی میزاں ہمیں تو ہیں

آئینہ صباحتِ انساں ہے جن کا فن
اے روحِ عصرِ نو! وہ غزل خواں ہمیں تو ہیں

ملک و قوم کو معاشی مشکلات سے نجات دلانے کیلئے تجارت میں اسلامی اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے!

گرانی سے تشویشناک صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے

صوفی محمد شریف اینڈ کمپنی کی افتتاحی تقریب میں حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کا خطاب

لاہور ۲ اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سربراہ جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور نے کہا ہے کہ ملکی معیشت کو مستحکم کرنے اور درپیش معاشی مشکلات سے ملک و قوم کو نجات دلانے کے لیے ضروری ہے کہ درآمدی اور برآمدی تجارت میں سرکاری اور غیر سرکاری ہر سطح پر دیانت داری اور ایمانداری کے اسلامی اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

مولانا عبید اللہ انور نے ان خیالات کا اظہار آج شام اعظم کلاتھ مارکیٹ میں "صوفی محمد شریف اینڈ کمپنی" کی افتتاحی تقریب میں کیا۔ آپ نے کہا آج گرانی سے تشویشناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے تمام اشیاء صرف کی قیمتیں اس قدر چڑھ گئی ہیں کہ عام آدمی کی قوت خرید دم توڑتی نظر آ رہی ہے۔ جس کنبہ کی آمدنی ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہے اس کی حالت بھی قابلِ رحم ہے اور جس کی آمدنی ہی دو اڑھائی سو روپیہ ہے مشکل ہے اس گھر کے افراد کن مشکلات سے دوچار ہیں۔ اور وہ کیسے گزارہ کرتے ہیں یہ انہی سے پوچھنا چاہیے۔ آپ نے کہا یہ سب پریشانیاں اور تمام مصیبتیں اللہ تعالیٰ کے احکام اور دینی تعلیمات سے صریح روگردانی کا نتیجہ ہیں۔ اسلام کے عادلانہ اصولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے پاکستان ان گنت مشکلات میں گھر گیا ہے۔ اس کا صرف اور صرف یہی علاج ہے کہ اسلام کے انقلاب انگیز اور نجات آفریں قوانین کو کاروباری اور بازاری اور ہر شعبہ زندگی میں عملاً نافذ کیا۔

اختتام پر شرکائے تقریب کے اعزاز میں صوفی محمد شریف صاحب نے پُرتکلف افطار پارٹی دی۔ افتتاحی تقریب میں لاہور کے ممتاز تاجران کے علاوہ لائلپور سے حاجی ریاض الحق، محمد تاج القادری، حاجی عنایت اللہ، شیخ محمد یعقوب، صوفی محمد احسن، مولانا بشیر عزیزی، مولانا عبداللطیف، محمد رشید، محمد صدیق خالد محمود اور گوجرانوالہ سے میاں رحمت اللہ، میاں محمد سلیم، میاں محمد اسلم اور جناب محمد اشرف بھی شریک ہوئے۔

جانشینِ شیخ التفسیرؒ رو بصحت ہیں

لاہور۔ جانشینِ شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور زید مجدھم رب قدوس کے فضل و رحمت سے اب رو بصحت ہیں واضح رہے کہ ۱۴ ستمبر کو جب پولیس حضرت کو گرفتار کر کے لاہور سے شیخوپورہ لے جا رہی تھی تو راستہ میں کار کو حادثہ پیش آجانے کی وجہ سے حضرت کو چوٹیں آئی تھیں ۲۰ ستمبر کو حکومت نے حضرت کو رہا کر دیا تھا اور گھر پہ علاج جاری رہا اب آپ رو بصحت ہیں (الحمد للہ تعالیٰ) آپ نے ۲۸ ستمبر کو جامع مسجد شیرانوالہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز تراویح بھی روزانہ جامع مسجد شیرانوالہ میں ادا فرماتے ہیں۔

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز رائپوری مدظلہ کی طرف سے قائد جمعیت مولانا مفتی محمود کو

چاروں سلسلہ ہائے طریقت میں بیعت کی اجازت

سرگودھا ۳۰ ستمبر قطب عالم زبدۃ الصلحاء قدوۃ السالکین حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہٗ کے جانشین پیر طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائپوری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی جانب سے جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ العالی کو چاروں سلسلہ ہائے طریقت (نقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی) میں بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس موقع پر مجلس میں صاحبزادہ مولانا سعید احمد رائپوری، مولانا عبدالمجید صاحب مدرس باب العلوم کہروڑ پکا، مولانا محمد رمضان (میانوالی) اور مولانا محمد صالح بھی تشریف فرما تھے۔

حضرت درخواستی

حیدرآباد میں دورہ تفسیر پڑھا رہے ہیں

کراچی ۲۸ ستمبر مقامی جمعیۃ کی اطلاع کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم وسط شعبان سے مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد (سندھ) میں دورہ تفسیر پڑھا رہے ہیں۔ حضرت مدظلہ العالی کے درس تفسیر میں ایک سو سے زائد علماء کرام شریک ہیں۔ رات کو حضرت درس حدیث دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت درخواستی مدظلہ العالی مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں ہر سال دورہ تفسیر پڑھایا کرتے تھے لیکن خانپور میں خوفناک سیلاب آجانے کی وجہ سے امسال حضرت حیدرآباد تشریف لائے ہیں۔

متحدہ محاذ کے چھ اسیر رہنماؤں نے ملتان پولیس کے خلاف

ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپے ہرجانہ کا دعوے دائر کر دیا

ملتان ۵ اکتوبر۔ متحدہ جمہوری محاذ ملتان کے چھ اسیر رہنماؤں نے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان حال سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم چودھری محمد رمضان انسپکٹر شیر علی اور ملتان شہر میں تعینات سب انسپکٹر پولیس کے خلاف مجموعی طور پر بارہ لاکھ روپیہ معاوضہ

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

جامعہ رحیمیہ سیلاب کی زد میں

جھنگ (صدر) کی معروف دینی درسگاہ جامعہ رحیمیہ شیخ لاہوریؒ کی پوری عمارت حالیہ سیلاب میں زمین بوس ہو گئی ہے اب مدرسہ میں مقیم طلبہ کی رہائش کے لیے کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی مقامی طلبہ و طالبات کے لیے کوئی درسگاہ ہے۔ فی الحال پانچ درسگاہیں اور مسافر طلبہ کی رہائش کے لیے تین قیام گاہوں کے علاوہ کتب خانہ دفتر اور مطبخ کی تعمیر اشد ضروری ہے مدرسہ کے مہتمم قاری نور محمد صاحب نے اہلِ ثروت اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

مدرسہ جامعہ رحیمیہ عرصہ ۲۳ برس سے لاثانی اشاعت و تبلیغ دین کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں درجہ کتب اور قرآن کریم کی با تجوید حفظ و ناظرہ تعلیم کے علاوہ تعلیم بالغان کا بھی الگ شعبہ قائم ہے۔ دو افراد پر مشتمل مدرسہ کا عملہ نہایت محنت اور خلوص سے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے۔

(عمر فاروق ناظم مدرسہ جامعہ رحیمیہ شیخ لاہوریؒ)

پیرِ طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز رائپوری کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۵ اکتوبر ملک کے ممتاز مذہبی اور روحانی پیشوا اور قطب العالم حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین پیر طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائپوری مدظلہ العالی ان دنوں لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں آپ کا قیام ۲۳ بی جیل روڈ صوفی عبدالحمید صاحب مرحوم کی رہائش گاہ میں ہے۔ آپ پورا رمضان المبارک یہیں قیام فرمائیں گے۔

حضرت مولانا محمد ہارون کا سانحۂ ارتحال

یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ امیر التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جواں سال صاحبزادہ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب تقریباً ۳۲ سال کی عمر میں ۲۸ر ستمبر بروز جمعہ دہلی میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۞

مولانا محمد ہارون مرحوم بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا دامت برکاتہم کے نواسے تھے۔ زندگی کے آخری ایام تک اپنے آباؤ اجداد کی طرح خدمت دین میں مصروف و منہمک رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و عمل کی دولت سے خوب نوازا تھا۔ آپ کے انتقال سے برصغیر پاک و ہند کے مسلمان غم زدہ ہیں اور تبلیغی جماعت اپنے ایک عظیم قائد سے محروم ہو گئی۔ رب قدوس مولانا مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

پلندری میں جمعیۃ طلبہ اسلام کے انتخابات

کل آزاد جموں و کشمیر جمعیت طلبۂ اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت مولوی محمد خلیل صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ طلبۂ اسلام کی تنظیم نو کے علاوہ نئے سال کے لیے درج ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر حافظ محمد قاسم، سینئر نائب صدر حافظ فضل الرحیم نائب صدر حافظ محمد اشرف، جنرل سیکرٹری حافظ خلیل الرحمٰن، جائنٹ سیکرٹری حافظ عبد الرشید، نشر و اشاعت سیکرٹری مولوی محمد حنیف غازی، پبلسٹی سیکرٹری قاری محمد سعید، سالار مولوی عبد الواحد، خزانچی حافظ محمد یوسف۔

اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کردہ ایک قرارداد میں صدر آزاد کشمیر سردار عبد القیوم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ آزاد کشمیر میں اسلامی مشاورتی کونسل کی طرف سے تیار کردہ اسلامی قانون کا مسودہ فی الفور نافذ کر دیں۔

دوسری قرارداد میں قادیانیوں کے متعلق کشمیر اسمبلی کی قرارداد کو قانونی شکل دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

(قاری محمد سعید، شاخ پلندری)

بقیہ: مولانا احمد علی

انور شاہ کاشمیریؒ اور عبید اللہ سندھیؒ جیسی شخصیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ نقش حیات صہ۶۳ پر ایک واقع نقل فرماتے ہیں۔ کہ ایک نقشبندی بزرگ جو صاحب کشف قبور تھے۔ حضرت نانوتوی کے مزار پر مراقب ہوئے۔ اور انہوں نے تحریک خلافت

"فقیر مولانا ہزاروی کی سیاست سے متفق نہیں"

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، کا مکتوب گرامی!

مخدوم العلماء و اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں ضلع میانوالی نے محترم جناب قاری نذیر احمد صاحب کے نام مکتوب گرامی میں ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"موجودہ اختلاف سے بہت رنج و افسوس ہو رہا ہے اور ہم لوگ تو شاید ہیں ہی اسی لیے تابی و بے چینی میں تڑپنے والے حتی المقدور ہر ممکن سعی کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی اور یہ قرب قیامت کی علامات سے ہے کہ علماء میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہی میں سے فتنوں کی سرکوبی والے بھی ہوں گے بہر حال فقیر مولانا ہزاروی کی سیاست کے ساتھ متفق نہیں ہے۔ اور جب تک حضرت درخواستی مدظلہ، جمعیۃ کے امیر ہیں فقیر اسی جمعیۃ کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور احباب کو کو بھی مشورہ دے گا۔"

میں انگریزوں کی سختیوں کا تذکرہ کیا۔ تو مولانا نانوتویؒ نے فرمایا کہ وہ دیکھو مولوی محمود الحسن عرش خداوندی پکڑے ہوئے اصرار کر رہے۔ کہ انگریز کو ہندوستان سے جلد نکال دیا جائے۔ انہی حضرات کی توجہات ظاہری و باطنی سے مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ جیسی باعظمت ہستیاں جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اور مولانا عبید اللہ سندھی جیسے انقلابی ذہن رکھنے والے حضرات پیدا ہوتے ہیں

؎ هَيْهَاتَ الدَّهْرُ فَمَا آتَيْنَ بِمِثْلِهِ

زمانہ گذر جائے گا لیکن ایسی ہستیوں کا وجود نہیں ملے گا۔ آج ان ہستیوں کی قدر کون جانتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ صاحب بصیرت ہیں، اور صاحب قلب و نظر ہیں۔ جو انہیں پہچانتے ہیں۔

؎ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہاں اگر پوچھنا ہے کہ یہ لوگ کون تھے۔ تو ویول اور چرچل سے پوچھیے۔ اور لارڈ کرپس اور ماؤنٹ بیٹن سے استفسار کیجیے۔ مجھے صرف حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور کے متعلق عرض کرنا تھا۔ کہ آپ کون تھے۔ اور ہمیں ہی کیا فرما گئے۔ بزرگو! اور عزیزو! حضرت مولانا لاہوریؒ مرحوم اسی قافلہ کے ایک سالک مرد اور جرنیل تھے۔ جنہوں نے نصف صدی تک اس خطہ پنجاب میں جو

"ہیں اہل نظر خطۂ پنجاب سے بیزار" کے مصداق تھا۔ اسی خطہ میں خدائے ذوالجلال نے اس کلیہ کو ختم فرماتے ہوئے حضرت کو پیدا فرمایا اور آپ سے فقر و تصوف اور دین و سیاست کی وہ خدمات لیں جو قسام ازل نے آپ ہی کے لئے مقدر فرمایا تھا۔ ان گنہگار نگاہوں نے اسی مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ میں اس قافلے کے سالاروں کو ٹھہرتے اور اترتے دیکھا۔ جنہوں نے انگریزی قلعوں کو اپنی ضرب حیدری سے پاش پاش کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

حضرت لاہوریؒ مرحوم اپنے فکر و عمل سے ہمیں یہ سبق دے گئے۔ کہ اے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بھٹکنے والے مسلمان!

؎ قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

بقیہ: ہرجانے کا دعوےٰ

دلائے جانے کے لیے ایڈیشنل سول جج ملتان کی عدالت میں دعوےٰ دائر کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل ملتان میں نظر بند متحدہ محاذ کے ان رہنماؤں مولوی عرفان احمد انصاری، سید قسور گردیزی، محمد اشرف خان، خواجہ عبد الغفور، قاری نور الحق قریشی اور سید زبیر علی نے انسپکٹر پرائی کوتوالی شیر علی، چودھری محمد رمضان ایس پی جہلم، سب انسپکٹر راجہ محمد شریف، الطاف حسین شاہ، محمد حنیف، راجہ مہند خان جان محمد، الٰہی بخش، صابر علی اور حکومت پنجاب کے خلاف بذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان ذہنی کوفت، تشدد توہین و تذلیل اور خسارۂ کاروبار کے سلسلہ میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہرجانہ دلانے کا دعوےٰ کیا ہے۔ دعوےٰ میں کہا گیا ہے کہ ۲۵ر اگست کو بغیر کسی قانونی جواز کے چوک بازار میں ان رہنماؤں کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد مقدمہ درج کرکے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۲ر اگست تک پولیس نے انہیں حراست میں ناجائز طور پر رکھا اور حراست کے دوران سخت تشدد کیا اور گالیاں دیں۔ درخواست دہندہ کے ساتھ ناقابل بیان، غیر اخلاقی، غیر انسانی اور حیا سوز سلوک کیا جس کا تصور بھی لرزہ خیز ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ درخواست دہندگان چونکہ حبس بیجا میں ہیں اس لیے دو لاکھ روپے کے ہرجانہ کے سلسلہ میں کورٹ فیس کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہیں۔ عدالت نے یہ درخواست سماعت کے لیے منظور کر لی ہے اور ابتدائی سماعت ۱۳ر اکتوبر کو ہو گی

طِبّی معلُومات

موسم سرما میں کام آنے والے چند یونانی مرکبات کے نسخہ جات

استاذ الحکماء حکیم آزاد شیرازی (سابق پرنسپل طبیہ کالج) مدیر "تذکرہ" لاہور

کراچی سے ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور کے ایک قاری محترم گل محمد یوسف، یوسف سٹور سید محمود شاہ روڈ نزد لی مارکیٹ کراچی نے اپنے ایک مکتوب میں راقم الحروف کے طبی مضامین پر تحسین و آفرین کے ساتھ یہ فرمائش بھی کی ہے کہ میں انہیں طب یونانی کے مشہور مرکبات (۱) معجون فلاسفہ (۲) معجون ثعلب (۳) معجون آرد خرما (۴) معجون جالینوس لولوئی کے نسخہ جات "ترکیب تیاری" مقدار خوراک اور خواص و فوائد سے آگاہ کر دوں۔

اس کے ساتھ ہی موصوف نے یہ فرمائش بھی کی ہے کہ میں کسی ایسی معجون کا نام اور نسخہ تحریر کروں جو جملہ اعضائے رئیسہ کو قوت دے خصوصاً گردہ، جوڑوں کے درد اور کمر درد کو دور کرے لقوہ، فالج، استسقاء وغیرہ میں بھی مفید ہو۔ سو یہ خصوصیات معجون فلاسفہ اور جوارش جالینوس میں موجود ہیں۔

راقم الحروف نے مناسب خیال کیا ہے کہ ان مرکبات کے صحیح ترین نسخہ جات "خدام الدین" میں شائع کر دیے جائیں کہ نہ صرف گل محمد یوسف صاحب بلکہ دیگر قارئین کرام بھی مستفید ہو سکیں۔ لہٰذا ان مرکبات کے نسخہ جات بمعہ فوائد وغیرہ درج ذیل کیے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ معجون فلاسفہ

(اجزائے نسخہ) (۱) زنجبیل ۲ تولہ (۲) فلفل سیاہ (۳) دارچینی۔ (۴) آملہ مقشر (۵) ہلیلہ سیاہ (۶) فلفل دراز (۷) مغز چلغوزہ (۸) زراوند مدحرج (۹) خصیۃ الثعلب (۱۰) بابونہ کی جڑ (۱۱) چینیتہ (۱۲) ناریل تازہ ہر ایک تین تین تولہ (۱۳) تخم بابونہ ڈیڑھ تولہ (۱۴) مویز منقی ۹ تولہ۔

تمام ادویات کو کوٹ چھان لیں۔ اور ان ادویات کے وزن سے تین گنا شہد خالص لے کر اسے آگ پر رکھ کر اس کی جھاگ اتار لیں۔ اب شہد کو چولہے سے اتار لیں اور سب ادویات کو اس شہد میں شامل کر کے خوب گھوٹیں معجون تیار ہے۔

معجون کو ہمیشہ کسی صاف اور خشک چینی یا شیشے کے مرتبان میں بند رکھنا چاہیے۔ اور اس مرتبان میں ہاتھ نہیں ڈالنے چاہئیں بلکہ کسی خشک اور صاف چمچے سے نکالنا چاہیے۔ ورنہ پھپھوندی لگ کر خراب ہونے کا احتمال ہے۔

مقدار خوراک: ۶ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان، عرق مکو، نیم گرم دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

خواص: معجون فلاسفہ کو مادۃ الحیوۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ معجون ہاضمہ کو قوت دے کر بھوک پیدا کرتی ہے۔ بلغم کو چھانٹتی ہے۔ سلسل البول درد پشت، درد گردہ، وجع المفاصل اور نسیان وغیرہ امراض میں مفید ہے۔ انتڑیوں کو مضبوط بناتی ہے۔ مادۂ تولید کو زیادہ کرتی ہے، دل کو قوت، روح کو فرحت اور چہرے کو تمازت بخشتی ہے، منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔ بوڑھے لوگوں کے لیے عموماً مفید رہتی ہے اور بلغمی مزاج لوگوں کو موافق ہے۔

۲۔ معجون ثعلب

اجزائے نسخہ: مشک خالص ۲ تولہ جندبیدستر، درونج عقربی، ورق نقرہ، عنبر ہر ایک ۴-۴ ماشہ۔ الائچی کلاں، سنبل الطیب، عود خام، صمغ عربی ہر ایک ۵-۵ ماشہ۔ پنیر مایہ شتر اعرابی، بادرنجبویہ، گاؤزبان، فرنجمشک، ریگ ماہی، مغز تخم کنجشک، مغز حب الصنوبر، مغز بادام شیریں، نارجیل، مغز پستہ، مغز فندق ہر ایک ۷-۷ ماشہ۔ بوزیدان، سورنجان شیریں، تودری سرخ، تودری زرد، بہمن سرخ، بہمن سفید، زنجبیل، پودینہ خشک، خشخاش سفید، کنجد مقشر، تخم گزر، فلفل دراز، زرنباد، مصطگی رومی، جوزبوا، بسباسہ، زعفران، قسط شیریں، مغز تخم خربزہ، دارچینی، قرنفل، اندر جو شیریں، الائچی خورد ہر ایک ایک ایک تولہ، خولنجان، شقاقل مصری، خصیۃ الثعلب ہر ایک ڈیڑھ تولہ

جملہ ادویات کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد خالص کے قوام میں ملا کر رکھیں۔

مقدار خوراک: ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ کے ساتھ بوقت صبح کھائیں۔

فوائد: مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہے۔ جریان اور رقت وغیرہ شکایات کو دور کرتی ہے۔

۳۔ معجون آرد خرما

اجزائے نسخہ: آرد خرما دس تولہ، سنگھاڑہ خشک دس تولہ، گوند ببول دس تولہ، مغز بادام شیریں ۲ تولہ، مغز چلغوزہ ۲ تولہ، مغز فندق ۲ تولہ سب کو باریک پیس کر ترنجبین ۳ پاؤ اور شہد تین پاؤ کا قوام کر کے دواؤں کو شامل کریں اور مغز پنبہ دانہ ۱ تولہ، قرنفل ۳ ماشہ، جاوتری ۳ ماشہ، جائفل ۳ ماشہ کوٹ چھان کر اضافہ کریں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ بوقت صبح دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: مغلظ مادۂ تولید اور مقوی باہ ہے جریان، رقت اور سرعت کی شکایات کو دور کرتی ہے۔

۴۔ معجون جالینوس لولوی

اجزائے نسخہ: مروارید ۳ ماشہ مرجان ۳ ماشہ، سعد کوفی ۲ ماشہ، تج ۲ ماشہ، دارچینی ۲ ماشہ، اسارون ۲ ماشہ، مصطگی رومی ۲ ماشہ، انیسون ۹ ماشہ، بہمن سفید ۹ ماشہ، کاکنج ۳ ماشہ، صمغ عربی ۱ ماشہ، گوند کتیرا ۱ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر تین گنا شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔

مقدار خوراک: ۴ ماشہ بوقت صبح دودھ کے ساتھ کھائیں

فوائد: اعصاب کو قوت دیتی ہے قوت مردمی کو ابھارتی ہے۔ صالح خون پیدا کرتی ہے۔ اعضائے تناسل کی اصلاح کرتی ہے۔

معجون میں شہد دستیاب نہ ہونے کی صورت میں چینی کا قوام استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بقیہ: احادیث الرسولؐ

گناہ ایک جنبش عفو سے معاف فرما دیتے ہیں لیکن دین اور دین والوں اور دینی علامات کی بے حرمتی معاف نہیں فرماتے۔ جس میں آج کل عوام بلکہ خواص بھی بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ نہ رکھنے اور بر سر بازار روزہ کھانے میں بہت بڑا فرق ہے۔ روزہ نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن بر سر عام اور بر سر بازار روزہ کھاتے رہنا دین اور دینی حکم کی توہین اور دین اسلام کی بے عزتی ہے۔ جس سے ایمان خراب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بہرحال اگر روزہ رکھ کر توڑ دیا ہے پھر تو کفارہ ادا کرنا پڑے گا لیکن اگر روزہ رکھا ہی نہیں تو اس کے بدلہ میں بظاہر کفارہ نہیں ایک روزہ قضا ہی کافی ہو جائے گا۔ لیکن اس کا درجہ اور ثواب تمام عمر کے روزوں سے بھی پورا نہیں ہو سکیگا۔ البتہ پشیمان ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں رو پڑے تو کچھ عجب نہیں کہ اس کو پورا ثواب دے دیں یا اس سے بھی بڑھا دیں۔ فانہ علیم بذات الصدور۔



بقیہ: حضرت لاہوری رح

کو اپنے دوستوں کے لیے مخصوص فرمایا ہے اور اپنے دشمنوں کو اس میں شریک نہیں کیا اور قسم ثانی عام لوگوں کے نزدیک معتبر ہے اور ان کی نظروں میں معزز و قابلِ احترام۔ یہ دوسری قسم خوارق کی خواہ اہل استدراج سے بھی ظاہر ہو۔ قریب ہے کہ یہ لوگ نادانی سے ان کی پوجا کرنے لگیں اور ہر رطب و یابس میں ان کی پیروی کریں بلکہ جو لوگ محجوب ہیں (یعنی حق تعالیٰ کے قرب سے محروم ہیں) قسم اوّل کو خوارق ہی نہیں جانتے اور اس کو کرامات میں شمار نہیں کرتے ان کے نزدیک خوارق صرف قسم ثانی میں منحصر ہیں اور ان محجوبوں کے گمان میں کرامات مخلوقات کی صورتوں کے کشف اور غیبی امور کی خبروں کے ساتھ مخصوص ہے"۔ حضرت مجدد صاحب کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ کا اصلی کمال حق تعالیٰ کی معرفت اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور سنت کی پیروی ہے۔ جو لوگ اس شرعی و عرفانی دولت سے محروم ہیں ان میں اگر کوئی خارق عادت امر ظاہر ہو تو وہ استدراج ہوگا نہ کہ کرامت۔

کشف کونی اہلِ حق کے علاوہ اہلِ باطل کو بھی حاصل لیکن کشف الٰہی اور پیروئ سنت محض اہلِ حق کے ساتھ مخصوص ہے۔ اہلِ باطل اس دولت لازوال سے محروم ہیں امت محمدیہ میں ایسے اولیاء اللہ کی بھی کمی نہیں جن کو حق تعالیٰ نے کشف الٰہی اور کشف کونی دونوں نعمتوں سے حسب حکمت نوازا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمارے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ان ہی حضرات میں شمار ہوتے ہیں حق تعالیٰ نے حضرت موصوف کو حسی اور معنوی دونوں قسم کی کرامات سے شرف بخشا ہے۔ جو لوگ آپ کے دامن فیض سے وابستہ ہو گئے انھوں نے حسب استعداد و ہمت آپ کے فیوضات و برکات سے حصہ لیا۔ سینکڑوں انگریزی خواں ایسے ہیں جن پر مغربی و فرنگی تہذیب اثرانداز تھی لیکن حضرت کی زیارت و صحبت کے اثرات سے انھوں نے مسنون شرعی داڑھیاں رکھ لیں اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیں ان کے لیے محبوب بن گئیں۔ حضرت قادری سلسلہ میں بیعت فرماتے تھے آخری ایام حیات میں اس مقدس سلسلہ کا فیضان حضرت کے توسط سے کتنے قلوب کو منور کر گیا۔

بقیہ یہودیوں کی ناپاک نظریں

صفحہ ۸ سے آگے

مسلمان دشمنی میں کوئی شبہ نہیں، مسلمانوں کی جہاں بھی پٹائی ہوتی ہے انہیں جہاں بھی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے پس پردہ ان ممالک میں سے کسی نہ کسی کا پوشیدہ ہاتھ آپ کو ضرور ملے گا اور ادھر مسلمان ممالک ہیں کہ وہ سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ نہیں ہیں، اور عربوں، ترکوں، ایرانیوں اور پاکستانیوں وغیرہ میں بٹے ہوئے ہیں۔ خود عرب اکٹھے نہیں ہیں، متحد نہیں ہیں، ترک ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ ایرانی عربوں سے زیادہ یہودیوں کے قریب ہیں۔ اسلام دشمن طاقتوں نے دنیائے اسلام کے دو شمشیر زن بازوؤں میں سے پہلے ترکی کو شل کیا اور اب وہ پاکستان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اسوقت اتفاق سے حرمین شریف کے پاسبان اوّل سعودی عرب اور شیعان علیؓ کے دلیس خاص ایران کے پاس تیل کی وجہ سے بے پایاں دولت ہے اور ہر دو ملک اپنی یہ دولت اسلحہ کی خریداری پر بھی صرف کر رہے ہیں لیکن اس اسلحہ کے استعمال کے لیے مہارت اور عسکری روایات کی بھی ضرورت ہے۔ سعودی عرب اور ایران کو یوگنڈا کے صدر کے اس بروقت انتباہ کو گوش ہوش سے سننا چاہیے اور اسرائیل کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے عرب اور غیر عرب مسلمان افواج کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہیے ورنہ مسلمانوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا قیامت ہو گی کہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر یہودی قابض ہوں؟ اس قیامت کے گزر جانے کے بعد مسلمانوں کے لیے زندہ رہنے یا مسلمان کہلانے کا کوئی جواز باقی رہ جائے گا؟ ہمیں یقین ہے مسلمانانِ پاکستان جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر سب سے بڑھ کر فخر ہے۔ کے جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو بھی اسی ضمن میں اپنا فرض ادا کریں گے۔!

بقیہ: مجلسِ ذکر

ہے۔ اور یہ کوئی نہیں جانتا کہ کب جانا ہے۔ موت کیسے اور کہاں آئے گی۔ اس لیے زندگی کے جو سانس باقی ہیں انہیں موت سے پہلے غنیمت جاننے اور بھلائی کے کاموں میں صرف کرنا چاہیے۔ خصوصاً رمضان المبارک کا مہینہ جو اللہ تعالے کا بہت بڑا انعام ہے اس کی ایک ایک ساعت کی قدر کرنی چاہیے۔ اگر اس مہینہ میں بھی کوئی شخص اپنے کردار و اعمال میں نیکی کے لیے تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور حسب سابق نہ نماز پڑھتا ہے نہ قرآن پاک پڑھتا ہے اور نہ اس کی تعلیمات کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ معاملہ اور کاروبار میں خیانت اور بددیانتی نہیں چھوڑتا۔ مسجد میں آکر اللہ کو راضی کرنے اور علماء دین کے پاس بیٹھ کر دین کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا تاکہ اپنے کاموں کو دین کے مطابق کرے۔ اس نے کفران نعمت کیا۔ اللہ تعالے کی رضاجوئی اور رحمت و شفقت حاصل کرنے کے بجائے خدا تعالے کی ناراضگی اور غصہ کو دعوت دی۔ اس نے اس مہینہ میں کچھ حاصل کرنے اور اپنی عقبیٰ سنوارنے کے بجائے اپنا سب کچھ برباد کر لیا۔

دعا فرمائیں اللہ تعالے ہمیں پکے اور سچے مسلمان بنائے، اپنی نافرمانیوں سے بچائے۔ نفس اور شیطان کے وساوس و شرور سے اپنی پناہ میں رکھے۔ ہمارے جائز ارادوں کو پورا فرمائے اور جن میں خرابی ہے ان کی اصلاح کی توفیق بخشے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ خاتمہ ایمان پر ہو۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

بچوں کے لیے

اسلامی تعلیمات

بہ تحریر قاضی غلام سرور عزیز، کھادیاں

خدمتِ خلق

عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ (بخاری)

ترجمہ: بیمار کی تیمارداری کرو۔ ضرورتمندوں کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو آزاد کرو۔

تشریح اس حدیث شریف میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے:۔

۱۔ عُوْدُوْا: تیمارداری کرو — بیمار کی بیمار پرسی کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عبادت میں داخل کیا ہے۔ تیمارداری سے بیمار کا مرض کم ہو یا نہ ہو لیکن ایک سکون ضرور حاصل ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ اپنی تکلیف کو بھول جاتا ہے۔

۲۔ اَطْعِمُوْا (کھانا کھلاؤ) ضرورتمندوں کی مدد کرنا نیکی میں شامل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوکوں کو کھانا کھلانے پر خاص طور پر زور دیا ہے۔

۳۔ فُکُّوا الْعَانِی۔ (قیدی کو آزاد کرو) فکوا کے معنی ہیں آزاد کرو اور رہا کرو۔ اور چھوڑ دو کے "قیدی" پرانے زمانے میں دشمن جنگوں میں گرفتار ہو کر آتے تھے۔ یہ قیدی غلام بنا لیے جاتے تھے وہ اپنی آزادی کے لیے فتح حاصل کرنے والوں کے رحم و کرم پر ہوتے تھے۔ اس زمانے میں ایسے قیدیوں کے علاوہ افراد کی کتنی ہی کمزور قومیں غلامی کے اندر گرفتار ہیں اور اپنی آزادی کے لیے بے بسی کے ساتھ ہماری مدد کی منتظر ہیں۔

بہترین کمائی

خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ الْمَعَالِيْ اِذَا نَصَحَ (مسند امام احمد)

بہترین کمائی بلندیوں کا حاصل کرنا ہے جبکہ وہ خیر خواہی کرے۔

تشریح کسب کمائی کو کہتے ہیں۔ اسی سے لفظ "کاسب" بنا ہے جس کے معنی کمانے والے کے ہوتے ہیں۔

مَعَالِی کے معنی بلندیوں کے ہیں۔ بلندیوں سے مراد "عہدہ" اور "مرتبہ" وغیرہ میں ترقی ہے۔ عمدہ مقصدوں کے لیے کام کرنا ہے۔

نصح: خیر خواہی اور بھلائی چاہنے کو کہتے ہیں۔

حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ کمائی دولت جمع کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ کمائی یہ ہے کہ بلندیوں میں آگے بڑھو۔ شرط یہ ہے کہ مرتبہ کی بلندی اور عہدہ کی ترقی تمہیں مغرور نہ کر دے بلکہ لطف اسی میں ہے کہ جس قدر بلندی حاصل ہو آدمی اسی قدر لوگوں کا خیر خواہ ہو جائے اور سب کا بھلا چاہے اور عمدہ اور اعلیٰ کاموں کی طرف بڑھتا رہے۔

ذخیرہ اندوز

لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا الْخَاطِئُ (مسلم شریف)

ترجمہ: ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا مگر وہی جو خطا کار ہے۔

تشریح لَا يَحْتَكِرُ: ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا "احتکار" ذخیرہ اندوزی کو کہتے ہیں۔ یعنی فصل کے سستے زمانہ میں گراں بیچنے کے لیے غلہ وغیرہ جمع کر لینا اور پھر مہنگے سے بھی زیادہ داموں پر فروخت کرنا۔ ایسا کرنا تجارت نہیں بلکہ لوٹ مار ہے اسلام کی رو سے یہ بات ہرگز جائز نہیں کہ کوئی شخص غلہ یا دوسری چیزوں کو ان کی فصل کے موقع پر گراں فروشی کے خیال سے اکٹھا کر لے اور پھر من مانے داموں پر فروخت کرے۔

دعا کی اہمیت

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی)

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

تشریح مُخٌّ: عربی زبان میں مغز اور گودے کو کہتے ہیں۔ یعنی کسی شے کا اصل اور قیمتی حصہ۔

چیزوں کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک خول اور دوسرا چھلکا جو اپنی جگہ پر بے کار تو نہیں ہوتا لیکن اس کا مقصد مغز کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص گری کو چھوڑ کر صرف خول کو چاٹتا پھرے تو اسے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اسی طرح عبادت کی رسوم اپنی جگہ ضروری ہیں۔ مثلاً اٹھنا بیٹھنا، رکوع اور سجدہ کرنا نماز کے اندر شامل ہیں۔ لیکن ان سب کی جان دعا ہے دعا نہ ہو تو ساری عبادت محض ایک خول ہے ضروری ہے کہ خول اور مغز دونوں کی حفاظت کی جائے۔ یعنی عبادت کے ساتھ دعا کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

نجومی ○ جھوٹ کا دجّال

؎ جن کو اپنی خبر نہیں اب تک
وہ میرے دل کا راز کیا جانے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"جو مسلمان کسی نجومی سے اپنا حساب کرائے اور اس کی باتوں پر یقین بھی کرے۔ یہ ایسا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کرتے"۔ (مسلم)

؎ ستارہ کیا میری تقدیر کی خبر دے گا
جو خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں (اقبال)

آپ نے فرمایا:۔

۱۔ کتوں کی خرید و فروخت سے جو پیسہ حاصل ہوتا ہے
۲۔ زانیہ جو زنا کے ذریعے پیسہ جمع کرتی ہے
۳۔ نجومی جو حساب کر کے نذرانے اور پیسے وصول کرتا ہے۔

ان تینوں کی آمدن بالکل حرام ہے (متفق علیہ)

مرتبہ: ابوالخیر اسدی مجلس نشر السنۃ مخدوم رشید ملتان

ذخیرہ اندوزی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جو لوگ اپنی معاش کے لیے تجارت کرتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے۔ لہٰذا اے تاجرو! عوام پر خوراک کی چیزوں کو بند کر کے ذخیرہ اندوزی نہ کرو اور ان کی قیمتیں نہ بڑھاؤ۔ اگر کوئی تاجر ان اشیاء کو گرانی کی خاطر چالیس دن تک بند کر دے تو یہ عنداللہ ایسا جرم ہے کہ بعد میں اگر وہ اپنی تمام جمع شدہ پونجی بھی خیرات کر دے تو اس گناہ کا کفارہ ادا نہ ہوگا"۔ (رزین)

"ذخیرہ اندوزی کرنے والا اور ناحق قتل کرنے والا قیامت میں ان دونوں کو اکٹھا اٹھایا جائیگا"۔ (رزین)

"جو تاجر ذخیرہ اندوزی کر کے غریب عوام پر گرانی کا عذاب مسلط کرے ایسے تاجر اور اس کے مال پر اللہ کی لعنت برستی ہے"۔ (حدیث نبوی)

خاموش مبلغ ملتان

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم ۱۔ لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۱۹۳۲۱ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C/۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
۳۔ کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۹/۹/۶۷-۲-۵۹ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۳ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G۷۲/۴۰-۵۳۱۰ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۶ء

عاقبت اپنی سنوار لے مسلم!

مولانا ظفر علی خان ؒ

خدا کو نور کے تڑکے پکار لے مسلم — نکل کے گھر سے رہِ کوئے یار لے مسلم
نماز فرض ہے اس فرض سے نہ غافل ہو — بڑا یہ قرض ہے اس کو اتار لے مسلم
ہے چند روزہ تری عمر اسے غنیمت جان — خدا کی یاد میں اس کو گذار لے مسلم
پکارتا ہے مؤذّن کہ میٹھی نیند سے جاگ — اور اُٹھ کے عاقبت اپنی سنوار لے مسلم
صلہ نماز کا تجھ کو خدا سے لینا ہے — تُو بے حساب لے بے شمار لے مسلم
درود بھیج رسولِ خدا پہ رہ رہ کر — خدا کا نام لے اور بار بار لے مسلم
زمانے نے تری عزّت پہ ہاتھ ڈالا ہے — بحال کر کے یہ عزّت! قرار لے مسلم
نماز پڑھ کہ ملے تجھ کو سلطنت کی عروس — عراق و ہند و حجاز و تتار لے مسلم

جسے خود اپنی ہی غفلت سے کھو چکا ہے تُو
پھر اپنے ہاتھ میں وہ اختیار لے مسلم